یہ اخبار ہفتہ وار ہر دوشنبہ کے دن روز بازار پریس امرتسر سے شایع ہوتا ہے

شرح قیمت اخبار معہ محصول ڈاک

سالانہ ششماہی

عام خریداران ممالک بیرون سے دس شلنگ۔ چھ شلنگ

عام سے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ چھ روپے۔ تین روپے

طلبا اور کم استطاعت اصحاب سے بشرط تصدیق چار روپے۔ اڑھائی روپے

بغیر چندہ سالانہ یا ششماہی وصول ہوئے اخبار جاری نہوگا۔

نمونے کا پرچہ آدہ آنہ کا ٹکٹ آنے پر مفت روانہ کیا جائیگا

شرح اجرت اشتہارات و مضامین مفید

تجارتی اشتہارات کی اجرت بذریعہ خط و کتابت فیصل ہوگی۔

مضامین مفید عام اور خبریں مفت درج کیجائینگی۔

ترسیل زر

ہر قسم کی ترسیل زر سپرنٹنڈنٹ مطبع کے نام ہونی چاہئے روپیہ منی آرڈر یا رجسٹری خط کے ذریعہ بھیجنا چاہئے ورنہ مطبع ذمہ وار نہوگا

وکیل

حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل

THE VAKIL AMRITSAR

جلد ۶ | امرتسر ۱۷ ربیع الاوّل سنہ ۱۳۱۸ھ مطابق ۱۶ جولائی سنہ ۱۹۰۰ء یوم دوشنبہ | نمبر ۱۶

وکیل

امرتسر مطبوعہ ۱۷ ربیع الاول سنہ ۱۳۱۸ ہجری مطابق ۱۶ جولائی سنہ ۱۹۰۰ء یوم دوشنبہ جلد ۶ نمبر ۱۶

مصطفےٰ کامل بک

مالک اخبار اللواء قاہرہ کے خیالات حالات اور اوصاف سے ناظرین اخبار بخوبی واقف ہیں۔ کسی انٹروڈکشن کی ضرورت نہیں۔ اس نامور کے متعدد لکچروں کے ترجمے ہی وہ پڑھ چکے ہیں اخبار اللواء جاری کرنے سے وہ سقدر عدیم الفرصت ہوگیا۔ کہ حسب معمول وہ پچھلے برس کوئی لکچر نہ دیسکا مگر مشتاقین کے اصرار و تقاضا نے اوسے زیادہ عرصہ خاموش نہ رہنے دیا۔ اور جب وہ بعزم سیاحت یورپ و سیر نمایش پیرس ملک سے روانہ ہونے لگا۔ تو اوسے روانگی سے پہلے ایک لکچر دیتے جانے پر مجبور کر دیا۔ یہ لکچر اوسنے بتاریخ ۲۔ جون اسکندریہ کے بڑے تھیٹر میں دیا۔ سامعین کی تعداد دو ہزار سے متجاوز تھی۔ اور انمیں ہر طبقہ و قومیت کے لوگ شامل تھے۔ لکچرار ۴۵ منٹ بولا۔ اور حاضرین نے اوسکی تقریر کو کمال توجہ اور خاموشی کے ساتھ سنا۔ البتہ جب وہ نیا مضمون شروع کرنے سے پیشتر چند لمحوں کا وقفہ کرتا۔ تو سارا ہال استحسان و تعریف کی چیرزا و نعروں سے گونج اٹھتا۔ اس لکچر نے خطیب کی طویل خاموشی کی کافی سے بڑھکر تلافی کر دی۔ بالاجماع کل مخالف موافق معترف ہیں۔ کہ لکچر مذکور مصطفےٰ کامل کے تمام سابقہ لکچروں سے ہی بڑھا ہوا نہ تھا۔ بلکہ بذاتہ بھی نہایت قدر کے قابل تھا۔ حتیٰ کہ اب پہلی مرتبہ سلطنت انگلشیہ کے تمام معتبر و سرآوردہ انگریزی جرائد ٹائمز و پائنیر وغیرہ بھی اسکا تذکرہ کئے بغیر نہ رہ سکے۔

مصطفےٰ کامل بک کی نسبت چند انگریزوں کو سخت غلط فہمی ہو رہی ہے۔ وہ اوسے انگلستان اور انگریزی قوم کا دشمن سمجھتے ہیں۔ حالانکہ یہ بالکل غلط ہے۔ وہ انگریزوں کی قابل تعریف خوبیوں اور انگلستان کی عظمت و جبروت کا قائل اور مداح ہے۔ اور اُن احسانات کا بھی معترف ہے۔ جو انگلستان نے مصر پر کئے ہیں۔ البتہ انگریزی قبضہ مصر سے سخت ناراض ہے۔ اور زیادہ برافروختہ اس امر سے ہے۔ کہ باوجود کئی دفعہ وعدہ کرنے کے ابتک مصر سے فوجی قبضہ نہیں اٹھایا۔ اوسکی اس ناراضگی کو اکثر وسیع خیال اور انصاف پسند انگریز بھی قابل الزام نہیں سمجھتے۔ بلکہ اوسکے ساتھ پوری ہمدردی رکھتے ہیں۔ مسٹر گلیڈسٹون نے توعلانیہ بذریعہ تحریر اوسکی تمنا و خواہش سے پورا اتفاق ظاہر کیا۔ مصطفےٰ کامل سلطنت عثمانیہ کا دلی خیر خواہ۔ اور سلطان المعظم کا جان نثار خادم ہونے کے باوصف حب الوطنی اور قومیت کے سچے جوش اور کمال غلبہ سے متاثر ہوکر جب یہ امر گوارا نہیں کر سکتا۔ کہ مصر پر سلطان المعظم کا بھی جو اسکے شہنشاہ ہیں اور صدیوں تک مصر سلطنت عثمانیہ کا ایک معمولی محکوم و ماتحت مقبوضہ رہا ہے کبھی فوجی قبضہ ہو۔ تو ایک بالکل اجنبی اور بے تعلق سلطنت کا ایسا دخل اوسے طبعًا سخت ناگوار ہونا کسی طرح تعجب خیز اور ساتھ ہی از روے انصاف قابل گرفت نہیں ہو سکتا۔ مصر انگلستان کا محکوم و ماتحت نہیں۔ بلکہ چند پابندیوں اور شرائط کے ساتھ بروے فرمانات سلطانی ایک حد تک ایک آزاد و خود مختار ملک ہے۔ اور ایسے ملک کے باشندے بلاشبہ اوسوقت تک کبھی وہ عزت اور وقعت حاصل نہیں کر سکتے جو آزاد و مہذب ممالک کے باشندوں کو حاصل ہے۔ جبتک کہ اُنپر کسی غیر طاقت کا فوجی قبضہ ہو۔ مصطفےٰ کامل یہ نہیں چاہتا۔ کہ انگریز بالکل بے تعلق ہو جائیں۔ وہ انگریزی انتظام کے نیک نتائج سے انکار کر کے کفران نعمت کا ملزم نہیں بننا چاہتا۔ وہ صرف یہ چاہتا ہے۔ کہ انگلستان فوجی قبضہ اوٹھا کر مصریوں کو بھی اس قابل بننے کا موقعہ دے۔ کہ دنیا کی دیگر اقوام انکو ذلیل و خوار نہ سمجھ سکیں۔ اور صرف دوستانہ حیثیت سے ملک کی اصلاح و فلاح میں اپنے قابل آدمیوں کے ذریعہ سے دوستانہ امداد دیتا رہے۔

یہ کہنا۔ کہ انگلستان محض مصریوں کی بہتری کے لئے مصر پر قابض ہے۔ یہ کہنے کے برابر ہوگا۔ کہ انگلستان کے اولیائے امور اور اسکی خارجیہ پالیسی کے مجوز و مدبر انسان نہیں۔ فرشتہ ہیں۔ (بقیہ آئندہ)

سلطنتیں کبھی ایسی فیاض اور ذی مروت نہیں ہوسکتیں۔ ماں اسمیں کلام نہیں۔ کہ چند ذاتی اغراض کی نگہداشت کے ساتھ ہی انگریزی قبضہ و دخل سے خود مصر کی بہتری اور فلاح بھی مقصود ہے۔ لیکن یہ نہیں کہ صرف مصر کی بہتری اور خوش نسقی کیطرف سے اطمینان ہوجانے پر یہ قبضہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ اسکے لئے یہ بھی لازمی شرط ہے۔ کہ خود انگلستان کی محولہ بالا ذاتی اغراض کی سلامتی کے کبھی مخدوش نہ ہونے کی طرف سے تسلی ہوجائے اور یہ تسلی اوسی صورت میں ہوسکیگی۔ کہ ایک تو سلطنت عثمانیہ کی بحری و بری طاقت ایسی مضبوط ہوجائے۔ کہ وہ نہر سویز اور مصر کی دیگر دول یورپ سے حفاظت کرسکنے پر بخوبی قادر ہوگئی ہو۔ اور انگلستان کو یہ یقین ہوجائے۔ کہ انگریزی قبضہ کے اٹھنے پر مصر روس یا فرانس یا جرمنی کا شکار نہ ہوجائیگا۔ اور نہ کبھی نہر سویز کا راستہ کوئی طاقت مخدوش کرسکیگی۔ دوم انگلستان اور ٹرکی کے تعلقات باہم ایسے مخلصانہ ہوجائیں۔ کہ وہ ایکدوسرے کے دشمن کو دشمن اور دوست کو دوست سمجھنے لگ جائیں۔ اور انگلستان کو یہ دلی تیقن ہوجائے۔ کہ ٹرکی کی حفاظت میں اسکی اغراض کو کبھی کوئی رقیب یا دشمن کسیطرح گزند نہیں پہونچا سکیگا۔ شرط اول کی ایک جزو پوری ہوچکی ہے۔ اور باقی حصہ کی تکمیل بھی دو تین برسوں میں ہوجائے گی۔ اوسوقت سلطنت کی بحری طاقت کم از کم اسقدر مضبوط ہوجائے گی۔ کہ وہ اپنے مقبوضات اور اغراض کی حفاظت کرسکے۔ دوسری شرط کے لئے محاربہ ٹرانسوال نے بہت کچھ راستہ صاف کردیا ہے۔ اسکے دوران میں جلالت مآب اور اونکی گورنمنٹ نے جو بے نظیر سچی شرافت اور بیغرضانہ رفاقت دکھادی ہے۔ اُسنے چند متعصبین کے سوا باقی کل انگریزی قوم کو گرویدہ بنالیا ہے۔ فریقین کے دلوں سے سابقہ کدورت مٹ گئی ہے۔ اوسکی جگہ باہمی محبت نے لے لی ہے۔ اور یہ دلی تعلق دونوں قوموں اور انکی گورنمنٹوں میں عنقریب وہ پولیٹیکل رابطہ بھی پیدا کردیگا۔ جو اس شرط کے ایفا کے لئے ضروری ہے۔ اسوقت مصطفےٰ کامل اور اسکے ہم خیال محبان وطن کی دلی تمنا بآسانی تمام پوری ہوجائے گی۔ اور انگلستان بلا تردد و اندیشہ اپنی فوجیں مصر سے ہٹالیگا۔ اس زمانہ کو بک موصوف قابضین کی گورنمنٹ کو ناراض و بدگمان بنانے سے نہیں۔ بلکہ ایک طرف مصریوں اور انگریزوں اور دوسری طرف انگریزوں اور عثمانیوں میں باہم سچی محبت پیدا کرنے اور ایکدوسرے کی نظروں میں وقیع اور پسندیدہ بنانے سے قریب لاسکتے ہیں۔ ورنہ اندیشہ ہے کہ اُنکی امید طول امل سے کم نہ ثابت ہوگی۔ اُنکے لکچر کا خلاصہ ناظرین کے افادہ کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

خطیب نے پہلے اسکندریہ کے محبان وطن کی زندہ دلی اور جوش حب الوطنی کی تعریف کی۔ پھر کل قوم کو محب وطن بننے کی نصیحت کرکے حب وطن کی توضیح کی۔ کہ تم دنیا میں جسقدر قومیں ممتاز دیکھ رہے ہو انکی عظمت و ترقی کی اصل بنیاد یہی حب وطن اور انکی بزرگی و سعادت اور قوت و جبروت کا باعث حقیقی یہی حب الوطنی ہے۔ جس قوم نے اسے چھوڑا وہی پستی و ذلت میں مبتلا ہوئی۔ پس تم سب سے اول حب الوطنی کو اپنے دلوں میں جگہ دو اور اسیکو بطور ورثہ اپنی اولاد کے لئے چھوڑو۔ اسطرح تم بھی دنیا کی ممتاز قوموں میں داخل ہوجاؤگے۔ مصر کی قوم زمانہ دراز سے وقیع چلی آتی ہے اس عرصہ میں سینکڑوں قومیں ابھریں اور پھر فنا ہوگئیں لیکن وہ اسیطرح قائم ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہورہا ہے۔ کہ خداوند کریم کا منشاء اوسی ہمیشہ ممتاز رکھنے کا ہے۔ قوم کی ترقی و بہتری سے جو لوگ مایوس ہیں۔ وہ اس منشاء الٰہی سے اپنے حوصلے مضبوط نہ کریں تو اُنکی بدنصیبی ہے۔ کسی قوم کے لئے اس سے بڑھکر کوئی بدقسمتی نہیں ہوسکتی کہ وہ اپنے آپسے بدعتقاد ہوجائے۔ اور اسکے افراد یہ سمجھنے لگ جائیں کہ ہم کیا ہیں جو ہمسے کچھ ہوگا۔ ہم کسی قابل نہیں رہگئے اور کوئی ترقی نہیں کرسکتے۔ انکی مصائب و تکالیف کا اصل باعث یہی گمان باطل ہے۔ مصری ترقی و تمدن اور ارتقا کی استعداد میں کسی سے کم نہیں ہیں۔ تم ایک غریب سے غریب فلاح کے بچہ کو عمدہ باقاعدہ تعلیم و تربیت دو۔ اور اوسے فضائل و کمالات سے آراستہ کرو۔ پھر دیکھو وہ کیسا دنیا کے کسی نامور ترین شخص سے کم درجہ پر رہتا ہے۔ مصری ہر معرکہ میں خواہ علمی ہو یا فوجی اپنی اعلیٰ قابلیت اور استعداد کو بوجہ کمال کل دنیا کو دکھا چکے ہیں۔ مجھکو اپنی قوم کی ترقی و بزرگی کا کامل یقین ہے ورنہ میں اپنی زندگی کو ہی بالکل فضول سمجھتا۔ یہ یقین بلا وجہ نہیں۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ قوم میں نئی روح سچی زندگی اور مضبوط محبت وطن پیدا ہوگئی ہے۔ ہر شہر و قریہ میں جہل و ظلمت کو دور کرنے اور عرفان و ہدایت کے انوار پھیلانے کے لئے مدرسے قائم ہوتے چلے جارہے ہیں۔ اور یہ قوم کی نئی زندگی کے زبردست شاہد ہیں۔ اسوقت قوم پر کوئی ملامت نہیں۔ اب قابل ملامت ہیں۔ تو فقط ہمارے اغنیا۔ جو اپنی ثروت و دولت کو غیروں پر تو کھلے دلسے لٹا رہے ہیں۔ مگر قوم اور ملک کی خدمت کے لئے کوڑی نہیں خرچتے۔ اسبارہ میں انجمن عروۃ الوثقیٰ کی مساعی خاص شکریہ کی مستحق ہیں۔ لیکن جبتک بچوں کی تربیت درست اصول اور مضبوط بنیاد پر نہ ہوگی۔ یہ قومی مدارس فائدہ مقصودہ نہیں پہونچا سکینگے۔ منتظمان تعلیم و تربیت کا اولین فرض ہے۔ کہ وہ بچوں کو سچی وطنیت کے اصول پر تربیت کریں اور اُنکو بچپن سے یہ ذہن نشین کراتے رہیں کہ کل قوم مثل ایک گھرانہ کے ہے۔ جسکے افراد میں اتحاد پیدا کرانا ہر ایک کا مقدس فرض ہے۔ جو اس اصول کی مخالفت کرے۔ وہ وطن۔ امت اور ملک کا مخالف ہوگا۔ اگر یہ نہ کیا اور صرف بچوں کے دماغی نشوونما میں مشغول رہے۔ تو روح کو مردہ بناکر جسم کو صاف ستھرا بنانا ہوگا۔ ایسی صورت میں مدارس کو یکقلم بند کرکے قوم کو اسکے حال پر چھوڑ دینا بہتر ہوگا۔ امت اور ملک کی خدمت نافع وہی کرسکتا ہے۔ جسے حب الوطنی کی خالص تعلیم ملی ہو۔ پس بچوں کو سکھاؤ کہ وطن کی خدمت جان و مال سے کرنا عین سعادت ہے۔ اور قومی تجارت قومی صنعت و حرفت۔ اور قومی عزت کو برقرار رکھنا۔ شہامت و اقدام کے فضائل سے بہرہ ور ہونا۔ اور ہم قوم کو اپنی جان کے برابر عزیز رکھنا سچی حب الوطنی کا عین اقتضا ہے۔ بچوں کو سکھاؤ کہ قوم ملک کی مالک ہے۔ نہ کہ حکومت۔ حکومت صرف قوم کی نائب بنکر قوم کے نیک و بد کی محافظ ہے اور قوم کو اوس سے ہر معاملہ میں محاسبہ لینے کا حق حاصل ہے۔

ایسی کامل تربیت تب ہی دیجا سکتی ہے۔ جبکہ اوسکی بنیاد دین پر قائم ہو۔ کیونکہ دین ہی ایک ایسی قوت ہے جو لوگوں کو دائرہ فضل و کمال میں محفوظ اور رذائل و نقائص سے بعید رکھ سکتی ہے۔ لوگوں کو کل برائیوں سے بچانے اور خیر و نیکی اور اتحاد و اتفاق کیطرف بلانے والا یہی دین ہے۔ بعض جاہلوں کو گمان ہے۔ کہ دین حب الوطنی کے متضاد ہے۔ دعوت الی الدین سے وطنیت کو کچھ سروکار نہیں۔ یہ انکی جہالت ہے۔ دین اور حب الوطنی توام اور لازم و ملزوم ہیں۔ اور سچا دیندار ہی حقیقی محب وطن ہوسکتا ہے۔ میں قدما اور سالفین میں سے کسیکا قول اسکی تائید میں پیش نہیں کرتا۔ کہ شاید موجودہ تہذیب کے کچے شیدائے یہ کہکر اس قول کو قابل عزت نہ سمجھیں۔ کہ وہ لوگ تو جاہل اور متعصب تھے۔ میں اسکی تائید میں زمانہ حال کے ایک نہایت بلند مرتبہ مدبر اور کمال محب وطن شخص پرنس بسمارک کا قول سناتا ہوں۔ اوسنے آواز بلند پکار کر کہا ہے "اگر میری دلمیں دینی اعتقاد نہ ہوتا۔ تو مجھ میں وطن کی محبت بھی زندہ نہ ہوتی" یاد رکھو۔ کہ مبادی الدین میں سے سب سے مقدس مبدا وطن عزیز کی خدمت اور اُسکی بہتری و بلندی کے لئے عمل کرنا ہے۔ ہم کب تک اعدائے اسلام کا یہ اعتراض سنتے رہینگے۔ کہ دین اسلام صرف کسل و سستی اور خمول و پستی پیدا کرنیوالا دین ہے۔ اور نبی اسلام اپنے احکام دینی کی مخالفت اور اسکی مبادی اصول کے برعکس عمل کرتے رہکر اپنے پاک مذہب کو ایسے اعتراضوں کا آماجگاہ بنا رہنے دینگے۔ اور حالانکہ ہمارا دین مکارم و محامد اور شرف و رفعت و کمال پیدا کرنیوالا دین ہے۔ ہم اپنی شامت اعمال سے بدترین صورت میں دنیا پر ظاہر کرتے رہیں گے۔ جسوقت میں ان جھوٹے طعنوں کو سنتا ہوں تو میرا سینہ رک جاتا ہے اور دنیا آنکھوں میں تاریک ہوجاتی ہے۔ اور اگرچہ ہمارے علما اور خطیب اور علماء ان مطاعن کا دندان شکن جواب دیتے ہیں۔ لیکن میری طبیعت کبھی نہیں کھلتی۔ کیونکہ مخالفین کے اعتراضوں کے یہ حقیقی جواب نہیں۔ ان مطاعن کا صرف یہی ایک جواب ہے کہ ہم سچی علمی اٹھان کے اٹھنے سے ثابت کردیں کہ دیکھو ہمارے مبارک دین میں عمل و نشاط اور ترقی و عرفان کے اصول کیسے کوٹ کوٹ کر بھرے ہوئے ہیں۔ اور دوست دشمن پر واضح کردیں کہ اسلام کسل و سستی نہیں۔ بلکہ حیات صادقہ اور حیات قویہ پیدا کرتا ہے۔ اور اپنے معتقدین کو انتہائی تقدم اور غایت ترین تقدم کے قابل بنادیتا ہے۔ جیسے کہ اُسنے زمانہ گذشتہ میں اپنے پیروؤں کو فتح ممالک تسخیر بلدان اور اشاعت تہذیب و تمدن و عمران کے قابل بنادیا تھا۔

دین کو دلوں پر جو تاثیر و اقتدار حاصل ہے اور حب الوطنی کے ساتھ جو اوسے قوی تعلق و رابطہ ہے اوس سے کیا کوئی انکار کرسکتا ہے۔ جنکے دلوں میں دین کی عزت ہے۔ انکے اعمال کو دین کی عزت نہ کرنیوالوں کے اعمال سے مقابلہ کرکے دیکھو تو تمہیں دینداری اور بیدینی کا فرق عیان ہوجائیگا۔ کیا یہ قمار بازی۔ ہنڈیاؤں کے

یہ سمجھیں کہ میں یہ بیزاری سے یہ مراد لیتا ہوں کہ عیسائیوں اور مسلمانوں میں ایک عمیق خلیج قائم کرکے اُنمیں نفاق اور افتراق پیدا کردیا جائے۔ اور مسلمان عیسائی سلطنتوں کا روادار نہ رہے۔ حضرات میری یہ ہرگز مراد نہیں ہے۔ میں مسلمانوں کو مضبوط تہا منے کی دعوت کرنے سے ہیں شقاق و افتراق کی نہیں۔ بلکہ اتحاد و اتفاق کی دعوت کرتا ہوں۔ کیونکہ اسلام اپنے متبعین کو ایسے لوگوں سے جو اُنکے ہم مذہب ہوں۔ اعتدال۔ درگذر۔ خوش معاملگی اور باہمحبت برتاؤ کی تاکید اکید کرتا ہے۔ میری قول کی زبردست شاہد دول اسلامیہ کی تاریخ ہے شقاق و تعصب ہمیشہ جہل و عناد سے پیدا ہوتے ہیں۔ پس جہل کو دور کرنا تعصب مذموم کو مٹانا ہوگا۔ اور دین کے خالص و حقیقی اصول و مبادی کیطرف قوم کو بلانا عیسائیوں اور مسلمانوں میں محبت و وداد پیدا کرنا ہوگا۔

دینی پہلو کو چھوڑ کر قومی لحاظ سے بھی شقاق و بغض کی دعوت ایک سخت گناہ اور صحیح حب الوطنی کے بالکل متضاد ہے۔ کیونکہ جو مسیحی مصر میں آباد ہیں۔ وہ یا قبطی ہیں یا اجنبی۔ قبطی ہمارے ہم وطن بہائی ہیں اور صدیوں سے ہمارا اونکا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ اجنبی باشندوں میں سے بھی اکثر مصریوں کے مخلص بہی خواہ اور دوست صادق ہیں۔ چنانچہ میں بارہا اپنے ابنائے وطن کو اجنبیوں اور غیر ملک کے باشندوں کی ساتھ جو یہاں مقیم ہیں۔ اتحاد و اتفاق کرنے اور اسباب نفرت و کدورت کو دور کرنے کی نصیحت کرچکا ہوں۔ اور یہ ہمیشہ میری نصیحت رہی ہے۔ کہ اذلی سا فساد بھی ملک کی مصلحت کے مخالف اور اُسے سخت ضرر پہونچانیکا سبب ہوگا۔ اس موقعہ پر اُن اجنبی حضرات کا قوم کیطرف سے خالص شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے ہمکو قومی تربیت کی تحریک میں بڑی خوشی کی ساتھ مدد دی ہے۔

آے حضرات ہوقت یورپ کے اکثر مضمون نگار مسئلہ اتحاد اسلام پر خوب طبع آزمائیاں کر رہے ہیں۔ اور ہر ایک اسپر اپنی رائے ظاہر کر رہا ہے۔ انگریزی اخبارات کے مصری نامہ نگاروں نے تو یہاں تک لکھدیا ہے۔ کہ ہم مصریوں نے اپنے اخباروں کو دینی اخبارات بنادیا ہے۔ اور انکے صفحات مسلمانوں اور اسلام کے متعلقہ مضامین سے ہی بھرتے رہتے ہیں۔ یہ تحریریں پڑھکر میرے چند یورپین دوستوں نے مجھے لکھا۔ کہ میں اپنی رائے اسبارہ میں کل دنیا کی سامنے بالصراحت ظاہر کروں۔ مگر میں حیران ہوں کہ ان نامہ نگاروں کے ادعا کا کیا جواب دوں۔ ہم اسلام اور مسلمین کے معاملات میں اُسیطرح مشغول ہیں جسطرح وہ اپنے دین اور اپنے ممالک کے معاملات میں منہمک ہیں۔ میں یہ نہیں کہنا چاہتا کہ جسطرح وہ آرمینیا اور ارمنوں کے مسئلہ میں مشغول تھے۔ یورپین مقرروں کے ذریعہ سے یورپین دولتیں ہمیشہ یہ ظاہر کرتی رہتی ہیں کہ وہ اسلامی ممالک پر صرف انکی اصلاح۔ بدنسقیوں کی درستی اور امنیں تہذیب تمدن اور عدالت پھیلانیکے لئے قابض ہو رہی ہیں۔ پس ہم صرف انکی زبانی دعووں کی تحقیق و تصدیق کا مطالبہ کرتے ہیں اور انسانیت اور تہذیب کا واسطہ ڈالکر انسے التجا کرتے ہیں کہ مسلمانوں کی ساتھ سختی و جبر و اکراہ سے نہیں بلکہ اسطرح پیش آئیں۔ جیسا کہ وہ ماؤنکو زبانی سمجھتے ہیں۔ یعنے اونکو انسان بہائی اور نوع بشری کی جسم کا زندہ عضو سمجھکر اُنسے برتاؤ کریں۔ ہم اُن سختیوں کو جو اُنکے تابع مسلمانوں پر وارد ہو رہی ہیں بغرض اصلاح انکی سامنے پیش کرتے ہیں۔ اور ہمارا اعتقاد ہے۔ کہ دول یورپ کو عدل و انصاف کی طرف توجہ دلاتے رہنے سے ہم انکی سچی خدمت کر رہے ہیں۔ بتاؤ۔ ایسا کرنے سے ہم کونسا تعصب کہا رہے ہیں۔ اور اسمیں تعصب کی بات ہی کیا ہے۔ بلکہ یورپین دول کی عین ہمدردی اور خیر خواہی ہے۔ یورپین نویسندوں کا زعم باطل ہے کہ ان تحریروں سے ہماری غرض مسلمانوں کو یورپ سے برافروختہ اور بلاد اسلامی سے یورپین اقوام کو نکالنے کے لئے مسلمانوں کو جمع کرنا ہے۔ کیا کوئی سمجھدار انسان اس باگلانہ بکواس کو قابل غور تصور کرسکتا ہے۔ جبتک روئے زمین کا طبقہ نہ الٹ جائے یہ موہوم اتحاد کبھی ظہور میں نہیں آسکتا۔ ہم ایسی ناممکن چیز کے طالب نہیں۔ البتہ ہماری یہ تمنا ہے۔ کہ ہماری مسلمان بہائیوں کو ہر جگہہ وقار و عزت حاصل ہو۔ اور کہ دول یورپ اسبارہ میں انکی امداد کرتی رہیں۔ حضرات بعض یورپین اسلئے ہی مصریوں کو مطعون کرتے رہتے ہیں۔ کہ انکو عرش سلطانی سے کمال اخلاص ہے۔ لیکن وہ یہ نہیں خیال کرتے۔ کہ حب الوطنی کا تقاضا ہی یہی ہے۔ کیا سلطان المعظم مالک اور حقدار شہنشاہ نہیں اور مزید یہ ان کیا وہ رسول کریم صلعم کے خلیفہ و امیر المومنین نہیں ہے۔ اے ابنائے وطن۔ اگر تم آپسمیں متفق ہو جاؤ۔ اور اپنے وطن کی بھلائی کے لئے عقلمندی۔ سکون و اعتدال اور دور اندیشی کے ساتھ عمل کرو۔ حقیقی فضائل کو حاصل کرو۔ اجنبیوں سے محبت و وداد کا رشتہ قائم کرو۔ اور حضرت

اس ہفتہ کی ولایتی ڈاک میں جو انگریزی اخبارات موصول ہوئے ہیں انکو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ٹیر انجینی نے یکم جولائی سے پیشتر وسط جون ہی محاربہ ٹرانسوال وغیرہ کے متعلق خبریں بھیجنے میں سستی شروع کردی۔ اور کئی ایسے معاملات اور خبروں کو نظر انداز کرگئی جنکے اہم ہونے میں کسیکو شبہ نہیں ہوسکتا چینی مخمصہ سے اگرچہ دنیا کی توجہ اب زیادہ تر مشرق الاقصے کی طرف منعطف ہوگئی ہے۔ لیکن کم از کم ہندوستان میں ٹرانسوال کی خبروں پبلک کی دلچسپی میں کوئی کمی نہیں ہوئی۔ بنابرین جون کے دوسرے ہفتہ کی خبروں کے متعلق رائٹر کی کوتاہی کی تلافی ٹائمز مورخہ ۲۲ جون کی شائع کردہ مندرجہ ذیل خبروں سے ہوجائیگی:۔ پریٹوریہ سے لارڈ رابرٹس نے ۱۸ جون کو خبر بھیجی کہ تابع قبضہ سے پریٹوریا کے باشندوں سے دو ہزار اسلحہ مل چکے ہیں جن سے رہا شدہ اسیران جنگی کو مسلح کیا جارہا ہے۔ ۱۴۸۰ افسر اور ۳۰۳۹ سپاہی رہا کرائے گئے۔ اول الذکر میں سے ۱۲ اور سپاہیوں میں سے ۲۴۸ بیمار ہیں۔ اسی مقام سے ٹائمز کے خاص نامہ نگار نے ۸ جون کو خبر دی کہ جب ہماری فوج اسیر دنکو رہائی دلوانے کے لئے پریٹوریا سے مقام واٹر فال کو گئی۔ تو بوئروں نے قید خانہ کی عمارتوں اور ہسپتال پر گولے برسانے شروع کردئے۔ انکی اس کمال وحشیانہ حرکت پر عام نفرین ہورہی ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ محاربہ حد غایت تک پہنچ چکا ہے۔ اور اب سیلاب کے اُترنیکا وقت آگیا ہے۔ بوئر باشندے چاروناچار مطرفی اسلحہ حوالہ کرنیکے لئے چلے آرہے ہیں۔ لڑائی کی کمر ٹوٹ گئی ہے لیکن متفرق لڑائی کا زیادہ یا کم عرصہ تک جاری رہنا۔ بوئر جرنیلان بوتہا۔ ڈیلاری۔ لمر۔ ڈی وٹ۔ اور لوکاس میئر کی فیصلہ پر منحصر ہے۔ انہوں ڈکل کانفرنس کی تہی کہ آیا لڑائی جاری رکہی جائے۔ یا بحالات موجودہ مناسب ترین شرائط قبول کرلیجائیں آمد و رفت کے راستہ کی مشکلات کا باعث یہ امر ہے کہ ایسی بوئر دستے جنکو فاتحین سے رحم کی توقع نہیں۔ یا جو بہت ہی ضدی ہیں سراسیمہ ہوکر عمل پیرا ہو رہے ہیں۔ لیکن انکو ان حملوں سے یہ نہیں پایا جاتا کہ متفرق لڑائی کو جاری رکہنے کی بوئروں میں عام خواہش ہے۔ لارڈ رابرٹس نے بالفاظ ذیل حکم صادر کرکے اپنی فوج کی بڑی تعریف کی ہے:۔ جنرل ہلٹن کے کالم نے ۴۵ دن میں جنمیں سے دس دن مقام کیا گیا چار سو میل طے کئے اور اس عرصہ میں دشمن سے ۲۸ دفعہ لڑائی کی۔ کرنیل ہیک ہورن کے ماتحت جو سبک سیر دستہ میفکنگ کی کمک کو بھیجا گیا تہا اُسنے چودہ دن متواتر ۱۵ میل یومیہ کا سفر طے کیا۔ اور حالانکہ دشمن نے بالاستقامت اسکی مزاحمت کی اپنے مدعا میں کامیاب ہوا۔ لندنی والنٹیروں کی جدید قائم شدہ پلٹن نے ۱۵ دن میں پانسو میل طے کئے۔ اور اس عرصہ میں صرف ایک مرتبہ دو دن کا قیام کیا وہ ۲۹ معرکوں میں درین اثنا شریک ہوئی۔

۱۱ و ۱۲ جون کی لڑائی کے مفصل حالات جو ڈایا سنڈہل پر پریٹوریا سے بارہ میل بجانب شرق ہوئی نامہ نگار مذکور حسب ذیل لکھتا ہے:۔ خلاف توقعہ یہ ثابت ہوا کہ جنرل بوتہا صلح کے لئے نامہ و پیام کرنیکی طرف مائل نہیں اور چونکہ غنیم پریٹوریا کے قریب ایک مضبوط پوزیشن پر جو کئی میلوں میں پھیلی ہوئی تہی قابض تہا لارڈ رابرٹس نے اُسے وہانسے نکالنے اور اُسکی جمعیت کو بالکل منتشر کرنیکا عزم کیا۔ دشمن کی پوزیشن اتنی وسیع تہی کہ ایکدن میں اسکے گرد گھیرا ڈالکر کئی طرفوں سے مجتمع حملہ کرنا ممکن نہتا۔ ۱۱ جون کو جنرل فرنچ دو کیولری بریگیڈ کے ساتھ اور جنرل ہٹن گہوڑ چڑھے پیدل لیکر اسکے میمنہ کیطرف روانہ ہوئے۔ اُنکا مدعا یہ تہا کہ دشمن کے عقب کے دائیں حصہ پر حملہ کریں۔ جرنیلان گارڈن اور براڈوڈ اسکے میسرہ کیطرف بڑہے۔ اور جرنیلان ہلٹن و کیر یو قلب کیطرف کرنیل ہنری راستہ صاف رکھنے کے لئے پریٹوریا کے شمال مشرق کی پہاڑیوں پر مقیم رہے۔ استکشاف و معائنہ سے دشمن کی پوزیشن توقع سے زیادہ مضبوط پائی گئی۔ وہ درہ خیبر کے دہانہ کے متصلہ علاقہ کے مشابہ تہی۔ ۱۱ کو لارڈ رابرٹس بہی میدان جنگ میں موجود تہے۔ ۱۱ کو کوئی بڑا معرکہ نہوا مگر ۱۲ کو جنرل ہلٹن کی دستہ نے دشمن کے قلب کی اولین خندقوں کو فتح کرلیا۔ اور جنرل فرنچ اُسکے میمنہ کیطرف بہت آگے نکلگئے۔ ۱۲ کو وہ قاصد جو کروگر کے پاس بھیجا گیا تہا واپس آیا۔ اگر کروگر کو اُن فتوحات کی خبر پہنچ گئی ہے۔ جو لارڈ میتھوان کو فری سٹیٹ میں حاصل ہوئی ہیں تو غالباً لڑائی کیجگہ نامہ و پیام شروع ہوجائیگا۔ جرنیلان براڈوڈ اور گارڈن ۹ جون کو دشمن کے میسرہ کیطرف بڑہے۔ بوئروں نے اپنے عقب کے میسرہ کی حفاظت کا معقول انتظام کیا ہوا تہا۔ اور جرنیلان موصوف کو ہر طرف معقول کامیابی ہونیکی توقع تہی لیکن ۱۰ جون کو جنرل بوتہا سے اُسکی بیوی کی معرفت جو پریٹوریا سے لارڈ رابرٹس کا پیغام دیکر اُسکے پاس بھیجی گئی نامہ و پیام شروع ہوجانیکی

وجہ سے ان جرنیلوں کو پیشقدمی سے روکدیا گیا۔ بوتھا نے اس وقفہ سے فائدہ اُٹھاکر اپنی پوزیشن مضبوط کرلی۔ اور شام کو وقت صلح کی گفتگو جاری رکھنے سے صاف انکار کردیا چنانچہ ۱۱ کو جب لڑائی شروع ہوئی تو بوئر خوب استقامت سے لڑے جنرل براڈوڈ نے دشمن کے میسرہ میں ایک رخنہ بے پناہ دیکھکر جسکے عقب سے اُسکی دو توپیں ہمپر گولے برسا رہی تھیں۔ اس رخنہ پر قبضہ کرنیکے لئے ایک باٹری ادھر بھیجدی۔ باٹری کے ساتھہ فوج پیدل یا سواران حفاظت کیلئے نہ تھی۔ بوئروں نے یہ دیکھکر اپنی اصول کے برخلاف جمعیت کثیر بے پناہ باٹری پر دھاوا کردیا اور چھہ سو گز کے فاصلہ پر پہنچکر تباہی بخش رائفلی آتشباری شروع کردی۔ باٹری کیلئے صرف ایک ہی تدبیر تھی۔ ہماری ایک سوار رجمنٹ نے کھلے میدان صف بستہ ہوکر بوئروں پر حملہ کردیا۔ جو اُسکے قریب پہنچنے سے پہلے ہی پیچھے ہٹ گئے۔ اور اسطرح توپیں بچالیگئیں۔ مگر ہمارے سواروں کو واپسی کیوقت پھر دشمن کی آتشباری کی زد میں آنا پڑا۔ تاہم انہوں نے اپنے مدعا کو حاصل کرلیا۔ اس دھاوا کے ساتھہ ہی بوئروں نے جنرل براڈوڈ کے میمنہ پر بھی حملہ کرنیکی کوشش کی مگر اسطرف بھی ہمارے سواروں کے بڑھنے پر انکا اندازہ خطا ہوگیا۔ ۱۱ کو دوپہر کے دو بجے جنرل ہلٹن کی فوج نے دشمن کی رائفلی اور توپی آتشباری کی کچھہ پروانہ کرکے ایک پہاڑی کی چوٹی دشمن سے چھین لی۔ مگر یہ پہاڑی ایک اور بلند تر پہاڑی کی زد میں تھی۔ چنانچہ ہماری فوج چوٹی پر پہنچی ہی تھی کہ بوئروں کے دوسرے مورچہ سے اُسپر سخت تباہی بخش آتشباری ہونے لگ گئی جسکی وجہ سے ایک قدم بھی آگے بڑھنا ناممکن تھا۔ ادھر پہاڑی ایسی سپید ہی تھی کہ دشمن کی توپوں کو چپ کرانیکے لئے ہم اپنی توپیں پہاڑی پر نہ لیجا سکتے تھے۔ دو گھنٹوں تک ہماری فوج دشمن کی آتشباری میں بیدست و پا لیٹی رہی۔ اور گمان ہوگیا کہ شاید اس پہاڑی کو بھی اسپان کوپ کی پہاڑی کیطرح (۲۵ فروری کا مناظر) آخر چھوڑنا پڑی۔ ہماری آدمی پے در پے ضائع ہو رہی تھے۔ کہ اس عرصہ کے بعد کرنیل کونلی حیرت انگیز کوشش کرکے ایک باٹری اوپر چڑھالایا۔ اور دشمن کی تابر توڑ آتشباری میں توپوں کو چوٹی پر نصب کردیا۔ اُن توپوں نے ۵ گولے ہی چلائے تھے کہ دشمن خاموش ہوگیا۔ ہماری پیدل جو سارا دن پیٹ کے بل لیٹ رہے تھے کھڑی ہوگئے اور سنگینیں تانکر دشمن کی دوسری مورچہ پر حملہ آور ہوگئے۔ اور شام کیوقت اُسکو فتح کرلیا۔ دشمن آدھی رات سے پہلے کل پوزیشن کو خالی کرکے پیچھے ہٹ گیا۔ ہمارا ایک دستہ بوئروں کے پیچھے دوں تک پہنچگیا۔ مگر تاریکی میں تعاقب جاری رکھنا ناممکن تھا۔

اس اخبار کا نامہ نگار بلوم فونٹین ۳ جون کو لکھتا ہے کہ ۱۴ جون کو لارڈ کچنر گرفتار ہونیسے بال بال بچے وہ سالڈ ناک سٹیشن میں ایک ریلوے گاڑی کے اندر سوئے ہوئے تھے کہ جنرل ڈیوٹ نے رات کے تین بجے ناگہاں حملہ آور ہوکر ٹرین پر توپی اور رائفلی آتشباری شروع کردی لارڈ کچنر کا گھوڑا بھی ساتھہ تھا۔ وہ چھوٹ اسپرزین ڈالکر مقام رہنو مسٹر کو جو دو میل کے فاصلہ پر تھا اور وہاں ۱۳ سو انگریزی فوج توپوں سمیت مقیم تھی بھاگ گئے۔ ڈیوٹ کے پاس نو سو سپاہ اور تین توپیں تھیں اُسنے اس موقعہ پر بڑی مستعدی دکھائی۔ ایک نو تعمیر پل کو جلا دیا اور ایک ٹرین کو گرادیا۔

لورنزمارکو سے احیامذکور کا اور نامہ نگار لکھتا ہے کہ بمقام نوٹی ڈاکٹ باقیماندہ انگریزی اسیران جنگ کو سڑی سے سخت تکلیف پہنچ رہی ہے۔ غذا بھی اُنکو وافر نہیں ملتی۔ یہی حال بوئروں کا ہے۔ انگریز اسیروں میں سے تیس فیصدی بھی قابل کار نہیں رہگئے بوئر کمانڈر طرح طرح کی جھوٹی خبریں مشتہر کرتے رہکر بوئروں کو حوصلہ دلانیکی کوشش کررہے ہیں ایک جھوٹ یہ مشتہر کیا کہ طاعون سے ہزاروں سینکڑوں آدمی انگریزی فوج سے ضائع ہو رہے ہیں لیکن یہ جھوٹ موثر نہیں ثابت ہوئی۔ نہ قسطنطی جائداد اور نرا کی دھمکیاں۔ اور بوئر بتعداد کثیر شکست دیکھکر واپس چلے آرہے ہیں مسٹر کروگر مع احیان بمقام ہیلڈوڈارپ ریلوے گارڈن میں مقیم ہیں مسٹر سٹین نے لارڈ رابرٹس کے اعلان الحاق کے برخلاف ۱۱ جون کو اعلان شائع کیا کہ فری سٹیٹ بدستور آزاد ملک ہے۔ اُسکی فوجیں ابھی میدان میں موجود مشغول پیکار ہیں۔ اور ایسی صورتمیں ہرگز قوانین متمدنہ فریقین ثانی کبھی الحاق ملک کا دعوی نہیں کرسکتا۔ پریٹوریا سے ۱۳ جون کو بوئر جج لیون باجازت یورپ کو روانہ ہوا لارڈ رابرٹس نے اُسے مسٹر کروگر کیطرف زبانی پیغام دیا کہ اگر وہ اطاعت مان لے تو اُسکو ملک سے باہر نہیں بھیجا جائیگا۔ اور نہ قید کیا جائے ہوئے جب جج مذکور مسٹر کروگر کے ہیڈکوارٹر سے گذرا تو بدقسمتی سے اُسوقت سویا ہوا تھا۔ بنابرین اُسنے یہ پیغام مسٹر ریز سکرٹری کو پہنچادیا لیکن مسٹر ریز صلح کا ایسا مخالف ہے کہ غالباً اُسنے یہ پیغام پریسیڈنٹ کو نہ پہنچایا ہوگا۔ بوئر کارتوس بنانیکی کلیں لیڈن برگ لیگئے ہوئے ہیں۔ مسٹر کروگر اخراجات جنگ کے لئے بیس لاکھہ پونڈ نقد ساتھہ لیگیا تھا۔ ۱۲ جون کو لارڈ رابرٹس نے اعلان شائع کیا کہ جو بوئر جنگ سے باز آجائینگے انکی جان و مال سے کچھہ تعرض نہ ہوگا۔ اور اُنکو گھر واپس آنیکی اجازت ملیگی جرائم کی سماعت کیلئے خاص عدالتیں قائم کیگئی ہیں صرف اُنہی کلارکو پیری کرنیکی اجازت ہوگی جو ملکہ معظمہ کی اطاعت کی حلف اُٹھائینگے۔ فری سٹیٹ کی نسبت ۱۵ کو اعلان شائع کیا کہ اس تاریخ سے بعد جو فری سٹیٹی میدان جنگ میں رہیگا وہ باغی سمجھا جائیگا۔

جنرل بلر کا ہر اول جب سو کو واکسٹرسٹ میں داخل ہوا تو جنرل بوتھا وہاں سے صرف دو گھنٹے پہلے روانہ ہوا تھا۔ بوئر دنیں اپنے جرنیلوں کی طرف سے عام بے اعتباری پیدا ہوگئی ہے۔ اُنکا گمان ہے کہ بوتھا نے ۱۵ ہزار پونڈ سالانہ اور دیگر جرنیلوں نے دس دس ہزار پونڈ سالانہ کے مدامی وظیفہ کے لالچ سے بگزبرگ کو بلا مقابلہ انگریزی فوج کے تصرف میں جانے دیا۔

محاربہ کے متعلق اس ہفتہ بذریعہ تار جو خبریں موصول ہوئی ہیں۔ انمیں اگرچہ بعض خوش آئند ہیں لیکن من حیث المجموع انکی یہ کیفیت نہیں رہجاتی۔ فری سٹیٹ میں ڈیوٹ پر فتح پانیکی خبر ایسی مجمل اور مختصر موصول ہوئی ہے کہ اُس سے کامیابی کی وسعت و مقدار کا اندازہ کرنیمیں کچھہ مدد نہیں مل سکتی۔ البتہ بیت اللحم فری سٹیٹ کے آخری صدر مقام کے مسخر اور مسٹر سٹین کے سوا دیگر اعیان دولت کے مطیع ہوجانیکی خبر بہت مسرت بخش تھی لیکن اس مسرت کو اس خبر نے بہت کچھہ زائل کردیا ہے کہ خود پریٹوریا کے متصل بوئر ہماری ایک بعیدی چوکی پر حملہ آور ہوکر دو توپیں۔ ایک ترپ سواران اور ایک کیپنی پیدلوں کی پکڑلیگئے۔ اور حالانکہ لڑائی سارا دن ہوتی رہی اس قلیل التعداد فوج کو کوئی کمک نہ پہنچی۔ فوجی لحاظ سے شکست کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ ان دو ڈیڑھ سو قیدیوں کو بھی بوئر آخر اُسی طرح خود بخود چھوڑ دینگے جسطرح محاربہ کے پہلے دور اور جون کے پہلے ہفتہ کے قیدیوں کو چھوڑ دیا تھا۔ لیکن اخلاقی لحاظ سے اس واقعہ کو معمولی نہیں سمجھا جاسکتا اس سے فری سٹیٹ کی فتوحات تازہ تقریباً بے اثر ہوجائینگی اور بوئروں کا عزم اور پختہ اور حوصلہ خوب بڑھجائیگا چنانچہ محاربہ بھی دن بدن تشویش بخش صورت اختیار کرتا جاتا ہے۔ متضاد و مہمل خبروں کی شکایت پہلے سے بھی بڑھگئی ہے۔ اور جسقدر معتبر ہیں وہ حیرانی و تشویش سے خالی نہیں صرف جنگی لحاظ سے بلکہ بلحاظ نتیجہ بھی۔ اب پاؤ تیر بھی چینیوں کے اس صف کو تسلیم کرکے کہ وہ جان کی پروا نہیں رکھتے موجودہ فساد کو خطرناک قرار دیتا ہے سب سے بڑھکر اندیشناک یہ امر ہے کہ چینی عمدہ اسلحہ سے بھی اور پامردی و استقامت سے نہیں لڑرہے بلکہ جدید ترین فنون حرب سے بھی اب پہلی مرتبہ قابلیت کے ساتھہ کام لے رہے ہیں۔ اور ہر معرکہ میں سب سے اول مورچوں اور دہنہ بندی کی ضروری حفاظت و پناہ کا انتظام کرلیتے ہیں۔ اُنکی توپخانہ نے یورپین توپخانہ کو ماند کردیا ہے۔ اور وہ ٹینٹسن کے متصل اسلحہ خانہ پر بھی قابض ہوگئے ہیں۔ جب ایسے اسلحہ خانہ میں جو دارالخلافہ سے اسقدر دور ہے۔ اسقدر وافر جدید سامان جنگ موجود تھا تو خود پایتخت کے اسلحہ خانوں اور گودام میں اس بدرجہا زیادہ مقدار میں سامان حرب کا موجود ہونا صاف ظاہر ہے۔ حالت ایسی نازک ہوگئی ہے کہ گورنمنٹ ہند نے پہلے ڈویژن کے علاوہ اب ایک اور ڈویژن فوجیکو روانگی کے لئے بالکل تیار رہنیکا حکم دیدیا ہے۔ جسمیں چار گورہ پلٹنیں بھی شامل ہونگی۔ ادھر جاپان نے پچاس ہزار فوج بھیجنے کا انتظام کرلیا ہے بعض انگریزی اخبار اسپر بڑی خوشی ظاہر کررہے ہیں کہ ہمارا انتظام ایسا معقول ہے کہ جاپان کے بعد جو بالکل قریب ہے سب سے اول ہماری ہی فوجیں چین پہنچینگی اور یہ جمعیت معقول پہنچینگی لیکن بعض مدبرین کی رائے میں چینی مخمصہ کے عملی سلجھاؤ کا بوجھہ اور طاقتوں کو چھوڑکر صرف جاپان اور انگلستان پر پڑیگا۔ یا اس فوج کو ان دونوں کا یطیب خاطر قبول کرلینا کیطرح مستحسن نہیں۔ جاپان اور انگلستان کی رقابت روس سے مسلمہ ہے۔ اور اُسکی یہ قدیم سے پالیسی چلی آئی ہے کہ اپنے کسی رقیب سے خود دست بگریبان ہونے سے پیشتر وہ اُسے متعدد جھمیلوں میں مبتلا کرادیتا رہا ہے کیونکہ خواہ وہ ان خرخشوں سے بکامیابی خارج ہو۔ لیکن اُسکی طاقت میں پہلے کی نسبت کسیقدر ضعف واقع ہوجانا لازمی امر ہے ۱۸۷۷ء کی محاربہ روس و روم میں ٹرکی کی برخلاف اُسنے اس پالیسی سے بکامیابی کام لیا تھا انگریزی گورنمنٹ نادان نہیں کہ مال کار پر غور نکرکے بلا سوچے سمجھے کسی کام کو اختیار کرلے۔ اُسنے چین کی بکھیڑ میں ایسے وقت جبکہ ابھی ٹرانسوال کیطرف سے فراغت نہیں ہوئی دوسرے پہلو کو دیکھنے سے پیشتر ہر ایک پہلو کو بخوبی سوچ لیا اور ہر ایک ممکن سے ممکن خطرہ کا کامل انسداد و انتظام کرلیا ہوگا۔ چنانچہ جسقدر فوج ہندوستان سے جائیگی۔ اسیقدر فی الفور یہاں نئی بھرتی کرلیجائیگی لیکن پھر بھی روس و فرانس و جرمنی سے بڑھکر اس تنازعہ میں حصہ لینا حالانکہ روس کی چالیس پچاس ہزار فوج چین کی پھاٹک پر موجود ہے۔ اور یہ سب تقسیم کیوقت برابر کے حصہ کے مدعی ہونگے۔ ایک ایسا امر ہے جسکی معقولیت کا نتیجہ کے برآمد ہونیکے وقت تک اکثر کو بمشکل قایل بنایا جاسکیگا۔ مادہ فساد دریائے پیگسی کو عبور کرکے شمالی چین سے وسطی چین میں بھی داخل ہوگیا ہے۔ اور بکسر دل کا قول ہے کہ ستمبر تک اُنکی جمعیت نو لاکھہ ہوجائیگی۔ مان چوریا میں روسی لائن کی بربادی سے روس کو خاص چین میں اپنی زیادہ فوج نہ بھیجنے کا خاصہ بہانہ مل گیا ہے۔ اور جرمنی و فرانس کے پاس بعد مسافت کا حیلہ ہے لڑین جاپانی اور انگلستان۔ اور حصہ دار بنینگے سب کے سب !!!

مراسلات

از طرابلس الغرب صاحبا قدائے وجود مبارکت شوم۔ داعی دیرینہ کہ خود را مرید و مخلص آں بزرگوار میداند۔ وہمیں سبب از ہرگونہ تقصیرات عفو عالی را واسطۂ تقرب دو دولم مخابرہ میشمارد مدۂ مدید شد کہ از کرمنامۂ ایشاں ذی شان محروم و مہجور است۔ چنانچہ سابقا نوشتہ بودم مدۂ ہشت ماہ قبل ازیں بندہ را از طرابلس شام ترفیعاً بطرابلس غرب تحویل فرمودند و درہاں تاریخ بطرابلس غرب نقل کردیم۔ آب و ہوائے اینجا بسیار مشابہت بطرابلس شام دارد مگر اینکہ آب اینجا چوں آنجا وفور ندارد و چندان اخراجات ندارد مگر اینکہ برائے میوہ محتاج بخارج نیست و درخت خرما و لیمو و زیتون کافیست و بلکہ اخراجات ہم میشود۔

مردمان ہمہ مسلمانند مگر در مرکز ولایت کہ با اطرافش یعنی قرائے جوار و متصل ولایت مقدار پنجہزار یہودی از تبعہ دولت علیہ و ۳ ہزار نفوس نصارا از تبعہ و اجانب موجود است و مرکز ولایت من حیث المجموع قریب نو ہزار نفوس ذکور دارد و اما الویۂ ملحقہ چوں لوای خمس و جبل غربی و فزان و غات اکثر محلاتشان چوں عشایر عربند نفوسشان مجہولست و بنا بہ بسیاری عساکر شاہانہ واردات ولایت کفایت نمیکند و حتی جمیع ارزاق عسکری از استانبول ماہ بماہ فرستادہ میشود اراضی بسیار واسع دارد و لی امسال بنا بقلت باران غلہ کم بود و الحمد اللہ زیتون ثمر بسیار دادہ مردمانے متمول دارد و ازیں جہت فقیرش بسیار است و گذشتہ ازیں ہمہ یک قبیلۂ بزرگی دارند کہ دولت آنہا را از جمیع تکالیف معاف نمودہ و املاک و عقارشان نیز معافست و مردمان دولتمند و دارای سی ہزار خانہ دارند و اینکہ در روزنامہ ہا دیدہ اید کہ اہالے بزیر اسلحہ آمدہ تعلیم میکنند یہاں قبیلہ است کہ او را (قول اوغلی) مینامند و ہرگاہ بخواہند دہ ہزار سوارہ و بست ہزار پیادہ بزیر سلاح آمدہ تعلیم میکنند و اسلحہ از جانب دولت است نہ از تفنگہائے قدیم کہ در نزد عشائر پیداست سویر و زبا تلغراف ارادۂ سنیہ بوکیل والے کہ دفتر دار است تبلیغ شد کہ سریعاً دفاتر اعانات را تنظیم نمایند و سریعا بدار الخلافہ ارسال دارند کہ برائے قطر زگان ہندوستان بفرستند و ایں ارادہ بجمیع ولایات شاہانہ تبلیغ شدہ و حقیر در وقت ورود ہمان ارادۂ سنیۂ در دائرہ بلدیۂ ولایت بودم بزبان عربی خطبہ داری مواعظ حسنہ را بر زبان راندہ ہمکنان را حتی المقدور ترغیب نمودم۔ و از جملۂ حوادث عمومیۂ مفیدہ مسئلۂ راہ آہن حجاز است کہ بعنایت پادشاہی ہمت کاملہ دریں خصوص مصروفست خداوند با کمالش بر ساند و تلغراف نیز عنقریب باتمام خواہد رسید و دریں خطین تلغراف و شمند فراصدی از غیر مسلم استخدام نخواہد شد و ہشت عدد دوا پور جنگی در دست انشاست و نیز ہشت عدد کہنہ را قرار بتجدید و تعمیر داده اند۔ و آہنی کہ در راہ حجاز نا بستام بکار میرند کارخانجات استانبول تہیہ کردہ کہ از خود آنجا اکمال کنند و ہیچ از خارج نیاورند مگر چند لوقوموتیف

الداعی الی الخیر۔ ۲۰ صفر ۱۳۱۸ھ

شیخ سنوسی کے پاس انگریزوں کے خلاف پیام پہنچانیوالا کیپٹن ڈاکٹر لیڈیس ہی تو نہیں تھا؟ ہمصر مشیر دکن بحوالہ ایڈوکیٹ لکھتا ہے:۔ صحرائے لیبیا سے ملی ہوئی عربوں کی ایک چھوٹی سی آبادی ہے۔ وہاں ایک خوبصورت متوسط القامت یورپین شخص اونٹ پر سوار آکر اترا یہ تریپولی کے کسی بندر سے چھ روز کی لگاتار مسافت طے کر کے آرہا ہے۔ اور اس کے چہرہ سے کلفت سفر کے آثار ظاہر ہو رہے ہیں ایک معزز و محترم عرب نے اسکو دیکھ کر اپنی ڈاڑھی پر ہاتھ پھیرا اور اس سے مخاطب ہو کر کہا کہ "تجھ پر رسول کریم کی رحمت ہو تو یہ بتا کہ تجھکو کس چیز کی ضرورت ہے"؟ اس دو دار دیور مین شخص نے اس کے جواب میں کہا کہ "میں معزز سردار میں شیخ سنوسی سے تخلیہ میں ملکر کچھ ضروری باتیں کرنا چاہتا ہوں وہ بلاشبہہ مہدی صادق اور مہدی برحق ہے۔ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ مسیحی اُس کے نام سے تھراتے ہیں"؟ یہ کہکر اجنبی یورپین شخص سفید عبائیں اور چغے پہنے ہوئے عربوں کی طرف دیکھکر مسکرایا جو فرش پر لیٹے پوٹ رہے تھے اور اسکو نظر شبہہ سے دیکھ رہے تھے۔ عربی سردار نے اُسی سے کہا کہ تیری باتیں تو چکنی چپڑی معلوم ہوتی ہیں تیرے سر پر شاید قضا سوار ہے جو تجھ کو اس جنگل میں لیکر آئی ہے۔ خیر جو کچھ تجھ کو کہنا ہو وہ کہہ تیرا پیام انشاء اللہ مہدی علیہ السلام کے حضور میں کہلا کر بھیجدیا جائیگا"۔

اس اجنبی یورپین شخص نے عربوں کی اُس مختصر سی جماعت کو ملاحظہ کر کے بہتیرا رام کرنا چاہا لیکن اُس کی تمام کوششیں ناکام رہیں اور اسکو اُنکی طرف سے سخت سخت جواب ملتے رہے اور اخیر میں عرب لوگ بولے "ہم کو خیر جو کچھ ہو وہ ہے مگر ہم تجھکو یہاں سے زندہ نہیں جانے دینگے۔ عربوں کے جواب سے اُسپر جو خوف اور دہشت طاری ہو گئی تھی اُس نے اُسکو صنوعی تبسم سے چھپا کر کہا کہ "قسم ہے قرآن پاک کی! تم نہیں جان سکتے کہ میں مہدی اعظم کے اغراض کے لئے کہانتک مفید ثابت ہونگا اور مجھ سے اُس کے کتنے بڑے بڑے کام نکلیں گے اگر تم اسبات کا اندازہ کر سکتے تو تم مجھ کو اُسکی خدمت میں ابتک کبھی کے پہنچا چکے ہوتے۔ اب تم سے کوئی مہدی سنوسی کے پاس جلدی سے جا کر اُس سے یہ کہہ آئے کہ قسمت سے کمبخت انگریز اچھی طرح سے اُسکے قبضہ میں آگئے ہیں یہ وقت ہے کہ وہ تلوار ہاتھ میں لے کر اُن پر پل پڑے۔ دیکھو تو پھر بڑے سمندر سے لیکر دریائے نیل تک مصر اُسی کے قبضہ میں آئے جاتا ہے"۔ یہ سنکر عربی سردار کی آنکھیں تھوڑی دیر کے لئے مشتعل ہو گئیں اور کسیقدر تامل کے بعد اُس نے کہا کہ "کیا گیدڑ اسبات کی خواہش نہیں کیا کرتا ہے کہ گائے کے اوپر شیر اور مگرمچھہ کی لڑائی ہو اور اُنکی لڑائی سے میرا مطلب نکلے؟ یقیناً شغال فرانس کے دل میں یہ ہوس ہوگی کہ ہم میں اور انگریزوں میں لڑائی چھڑ جائے"۔

عربی سردار کے منہہ سے یہہ الفاظ سُنکر اجنبی یورپین شخص کی زبان تھوڑی دیر کے لئے لڑکھڑانے لگی لیکن اُس نے اُسکا اظہار نہیں ہونے دیا اور جرأت کر کے اُس نے بآواز بلند کہا کہ "ہاں اے مرد عقیل خدا کی خوشنودی تجھکو حاصل ہو! مہدی سنوسی اگر انگریزی شیر کو کچل ڈالیگا تو پھر وہ شغال فرانس پر بھی آسانی کے ساتھہ غلبہ پا سکیگا۔ کیا ان ناشکرے انگریزوں نے مصر اور سوڈان کی زرخیز زمین پر قبضہ نہیں کر لیا ہے کیا وہ ہر کہیں اور ہر جگہ مسلمانوں پر ظلم و ستم نہیں ڈھا رہے ہیں؟ مگر اب قسمت نے اُنکو جواب دیدیا ہے کیونکہ ایک فاتح قوم نے جو عرصۂ دراز سے جنوبی افریقہ پر قابض ہے اُنکو کچل ڈالا ہے اور بہت جلد وہ اُن کو سمندر میں دھکیلنے والی ہے۔ اس کے بعد فرانس۔ روس اور جرمن جو انگریزوں سے زمانہ دراز سے نفرت رکھتے ہیں اُنکے ساتھہ جنگ کا ارادہ رکھتے ہیں۔ وہ اُن کے مقبوضات فتح کر کے آپس میں تقسیم کر لینگے۔ اے سردار عرب! میں سچ کہتا ہوں کہ یہی وقت ہے کہ شیخ سنوسی جو مہدی برحق ہے رسول عربی کا جھنڈا اکھڑا کر کے اسلامی سلطنت کی بنیاد ڈالدے"۔

عربوں کی لاعلمی اور اُنکے جوش نے مذکورہ بالا اپیل کا اُنپر بڑا زبردست اثر کیا وہ یہ ماجرا سُننے کے ساتھہ ہی بے چین ہو گئے اُنکی ناکو نکے نتھنے پھڑکنے لگے۔ عربی سردار نے اس اجنبی یورپین کے چہرہ پر

بینظیر جبہ جائل شریف مترجم یہ جائل نہایت ہی صحیح و خوشخط۔ عمدہ کاغذ۔ نفیس چھاپہ جسکی صحت آٹھہ مولویوں حافظوں اور قاریوں سے کرائی گئی ہے جنکی مواہیر جائل کے آخیر میں ثبت ہیں منشی محمد عبد الغنی صاحب خلف الصدق منشی محمد ممتاز علی صاحب مہتمم جو کی مشہور خوشنویس کے ہاتھہ کی لکھی ہوئی ہے۔ ترجمہ مولوی شاہ عبد القادر صاحب دہلوی کا ہے متن کی عبارت پر خوشرنگ حنا کی گئی ہے۔ جلد نہایت عمدہ۔ باوجود ان خوبیوں کے ہدیہ کچھہ بھی نہیں مجلد عہ غیر مجلد عہ

(رکل فرمائشیں بنام منیجر اخبار وکیل امرتسر آنی چاہئیں)

ترجمہ اردو سفرنامہ محمد ابن جبیر اندلسی یہ وہ نادر زمانہ ہے جسکی عربی کی کاپی ہی میسر نہ تھی۔ اب اردو میں موجود ہے ۵۷۸ھ ہجری سے ۵۸۱ھ ہجری تک کے حالات سفر اس خوبی سے لکھے ہیں کہ آجتک کسی سیاح نے ایسی نہیں لکھی ہر شہر اور قصبہ کے حالات بہت شرح و بسط سے لکھتا ہے۔ یہ سیاح ابن بطوطہ سے سو برس پہلے تھا۔ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی تو ایک ایک چیز ناپ تول کر لکھی ہے۔ کاغذ اعلیٰ درجہ کا۔ چھپائی عمدہ تحریر بے نظیر۔ قیمت علاوہ محصول ڈاک دو روپیہ (ع)

المشتہر۔ حافظ احمد علی خان شوق مالک مطبع احمدی ریاست رامپور کوچہ لنگر خانہ

ارشادات قرآن

[illegible]

اپنی نظریں گڑوکر کہا کہ قسم ہے نبی کریم کی ریش مبارک کی کہ یہ تو اس شخص نے عجیب وغریب خبر سُنائی ہے میں خود ہی اس خبر کو لیکر شیخ سنوسی کی خدمت میں جاؤنگا"

یورپین شخص نے اپنی گفتگو کا سلسلہ شروع کرکے کہا کہ "اے عربی سردار صرف یہی بات نہیں ہے بلکہ اپنے مالک اور اپنے آقا شیخ سنوسی سے یہ بھی کہیو کہ ہندوستان کے کروڑہا مسلمان بھی اسکی آواز کے ساتھہ اُسکا ساتھہ دینے کے لئے اُٹھہ کھڑے ہونگے۔ اس طرح پر جب صدہا اطراف سے انگلستان پر حملہ ہوگا تو وہ شیخ سنوسی کے مقابلہ میں کچھہ فوج نہیں بھیج سکیگا اور شمالی افریقہ کے انگریزی مقبوضات اس صورت سو مہدی کے قبضہ قدرت میں یقیناً آجائینگے لیکن تاہم کروڈوفان میں مہدی المعظم کو اپنا پاک اور مقدس جھنڈا کھڑا کرنا بہتر ہوگا کیونکہ اُسوقت انگلستان حقیقت میں اور بھی ضعیف اور کمزور ہوجائیگا"

یورپین شخص کی یہ خیالی باتیں سُننے کے بعد عربی سردار اور اُسکے ساتھیونکی آنکھوں کے سامنے فاتحین اسلام کا مصر اور الجیریا کی سرزمین کو اپنے پاؤں میں روندنے کا سماں پھر گیا۔ اور اسکو دیکھہ کر اُنکے دل میں ایک جوش پیدا ہوا اور اُسی جوش میں اُنہوں نے "اللہ اکبر" کا ایک نعرہ مارا۔ اور کہنے لگے کہ آخر کار ہمارے عروج کے دن قریب آن پہنچے ہیں۔ اے عیسائی! خدا تجھہ کو مشرف باسلام ہونا نصیب کرے! اب تو یہاں سے دو روز کے آرام کے بعد اپنے لوگوں میں واپس جائیگا تو تو اُن سے کہدیجو کہ میں سنوسی سے یہہ عجیب وغریب ماجرا بیان کرآیا ہوں"۔

تین روز کے بعد جب مذکورۂ بالا یورپین شخص کی اونٹ کی پشت پر سوار اپنے مقام کو واپس جارہا تہا وہ ہنسا اور اس طرح گنگنانے لگا کہ "جب سنوسی اُٹھہ کھڑا ہوگا اُسوقت کروگر کو بھی اطمینان حاصل ہوگا کہ اُسکا روپیہ رائیگاں نہیں گیا۔ سوڈان کے فرقوں میں جب آتش بغاوت مشتعل ہوگی تو انگریزوں کو مصر کی حفاظت کے لئے فوجیں بھیجنے کی غرض سے جنوبی افریقہ میں اپنی فوجیں

"سائنس اور اسلام"

حامداً ومصلیاً۔ یہ تو ظاہر ہے کہ زمانہ موجودہ میں علوم وفنون اور اور صنائع نے کیا کچھہ ترقی کی ہے اور اسکے ساتھہ ہی یہ بھی ہوا ہے کہ دنیا کے قریب قریب تمام مذاہب پر سائنس کا مخالف اثر پڑا ہے کسی پر اور کسی پر زیادہ۔ جو مذہب جتنا عقل کے قریب تر تہا اُسیقدر اُسکو کم ضرر پہنچا ہے چنانچہ مذہب اسلام جسکے اصول وقواعد سراسر عقل پر مبنی تہے سائنس سے بہت ہی کم ضرر پذیر ہوا اور جو کچھہ اُسکو ضرر پہنچا اُسکی یہ وجہ نہیں کہ اسلام میں کوئی بات سائنس کے خلاف کوئی بات مانی جاتی ہے بلکہ اسکی بڑی وجہ یہ ہوئی کہ اسکولوں اور کالجوں میں جو نوجوان بغرض معاش انگریزی زبان تحصیل کرنیکے لئے داخل ہوئے وہ اپنے مذہب سے بالکل ناواقف تہے یا اسقدر واقفیت نہ رکہتے تہے جو اسلامی مسائل کو سائنس کے پہلو بہ پہلو لیچلنے کو کافی ہوتی پس بجائے اسکے کہ سائنس سے واقفیت ہوکر اسلام کی حقانیت کا اُنہیں اور زیادہ یقین ہوتا اُلٹے اُسکے سچے اور مدلل مسائل سے انکار کرنے لگے کیونکہ سائنس اور فلسفہ میں تو مُدلل کیوجہ سے انکی یہ حالت ہوگئی کہ جب تک سائنٹفک لباس میں اُنہیں کوئی بات نہ دکہائی جائے اُسکو پہچان ہی نہیں سکتے چنانچہ اسی وجہ سے اکثر واقعی اور قطعی باتونکا جو صاحب شریعت علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی تعلیم کے موافق اسلامی دنیا میں برسوں سے مانے جارہے تھے انکار کر بیٹھے۔

بس ایسی حالت میں اشد ضرورت تہی کہ ایسے لوگوں کے لئے اسلامی مسائل کو سائنٹفک لباس میں پیش کیا جائے جسکے یہ لوگ دلدادہ ہورہے ہیں چنانچہ خداوند تعالیٰ نے اسکا غیب سے سامان کردیا اور ایک نہایت جلیل القدر عالم محمد بن حسین الجزطرابلسی کو توفیق دی کہ نئے علم کلام کی بنیاد ڈالیں پس علامۂ مذکور نے نہایت دلکش اور دلفریب طرز پر بالکل سائنٹفک اصول کے موافق ایک کتاب "رسالہ حمیدیہ" نامی عربی زبان میں تصنیف کی جسمیں اعجاز کا نمونہ دکہادیا اور تمام معرکۃ الآرا اسلامی مسائل کو جدیدہ اور طبیعات وغیرہ کے موافق ثابت کردکہایا کہ اسکے بعد کسیکو انکار کی گنجائش باقی نہیں رہی خصوصاً توحید اور سیاست کو تو ایسے شد ومد سے ثابت کیا ہے کہ بلید وشاید سا ایک دو دلیلیں نہیں بیان کیں بلکہ ہر طبقہ اور فرقہ کے خیال کے موافق دلیل پر دلیل بیان کرتے کرتے دلیلونکو پُل باندھہ۔ خاصکر جو بحث سائنٹفک فرقہ کے ساتھہ اُنہیں کے اصول کے موافق کی گئی ہے اور ضرورت زمانہ کے موافق اُسمیں اطوالت سے کام لیا گیا ہے وہ زیادہ قابل دید ہے کوئی بات ایسی نہیں لکہی جسکی تائید میں سائنس سے متعدد نظریں نہ پیش کردی ہوں اور پہر علوم جدیدہ مثلاً علم نباتات۔ علم حیوانات۔ علم کائنات علم الارض۔ علم طبقات الارض۔ قوت کہربائی۔ قوت مقناطیسی وغیرہ کی نہایت دلچسپ بحثیں کی ہیں اور انسے بڑے بڑے کارآمد نتیجے اخذ کئے ہیں۔ اِن سب کی رو سے خالق کائنات اور اکثر اسلامی باتونکو نہایت خوبصورتی سے ثابت کیا ہے اور بڑے بڑے دقیق مسئلوں کو باتوں باتوں میں سمجہا دیا ہے علاوہ بریں اسمیں کچھہ ایسی دلاویز مباحث موجود ہیں کہ ہر مذاق کا آدمی اسکو نہایت ذوق وشوق سے دیکہنا پسند کریگا جناب مولانا ومقتدانا عالم علوم عقلی ونقلی حضرت حاجی حافظ شاہ مولانا مولوی محمد اشرف علی صاحب تہانوی مدظلہم نے نہایت معقول اہتمام سے اہل ملک کے لئے اردو میں اسکا ترجمہ فرمایا ہے اور اس مناسبت سے کہ اس میں خصوصیت کے ساتھہ سائنس کی مدد سے اسلام اور اُسکے اس ترجمہ کا نام **سائنس اور اسلام** رکھدیا گیا۔ مترجم صاحب نے جو جا بجا فٹ نوٹس اضافہ کردئے ہیں اس سے اسکا حسن اور بہی دوبالا ہوگیا ہے۔

یہ ترجمہ یوں تو عموماً اہل اسلام کے لئے مفید اور کارآمد ہے لیکن سب سے پہلا **انگریزی خوان طلبہ اور کالج کے گریجویٹ اشخاص** کو اسکی ضرورت ہے جنکے لئے یہ کام کیا گیا ہے کیونکہ دینی واقفیت کا انکے لئے اس سے بہتر ذریعہ متصور نہیں تعلیم یافتہ فرقہ کے سارے شبہات اسکے سائنٹفک دلائل کے سامنے بالکل ہوا ہوجاتے ہیں اگر کوئی چیز اُنکو تسکین بخش ہوسکتی ہے تو وہ یہی کتاب ہے جو لوگ فلسفہ جدیدہ اور سائنس کے زہریلے اثر سے اپنی موجودہ اور آئندہ نسلوں کو اور پاک مذہب اسلام کو محفوظ رکھا چاہتے ہیں انہیں لازم ہے کہ اس امر کی کوشش کریں کہ ہر انگریزی خوان طالب علم کے مطالعہ میں ضرور اسکی ایک ایک جلد ہمیشہ رہے تاکہ وقتاً فوقتاً انکے شبہات کا ازالہ ہوتا رہے۔ انگریزی خوان طلبہ کو عموماً اور گریجویٹ اشخاص کو خصوصاً اسبات کا یقین دلایا جاتا ہے کہ اُنکی ایک عرصہ کی شکایت (کہ ہمیں ہمارے سائنس کے اصول پر اسلامی مسائل نہیں سمجہائے جاتے) اس کتاب کی بدولت بہت کچھہ رفع ہوجائیگی اگر اب بہی وہ اس کتاب کے ذریعہ سے اپنے پاک اور مقدس مذہب اسلام کی تعلیمات کو دریافت کرنے اور سمجہنے کی کوشش نکرینگے تو اُنکا اپنا قصور سمجہا جائیگا **علما اور عربی طلبہ** بہی اس سے مستغنی نہیں اُنکو بہی اسکی سخت ضرورت ہے کیونکہ وہ لوگ چونکہ فلسفہ جدیدہ اور سائنس سے واقف نہیں ہیں اسلئے نو تعلیم یافتہ فرقہ کی تشفی نہیں کرسکتے۔

دیگر اہل اسلام جو اس بات کی مدت سے متلاشی ہیں کہ وہ اسلامی مسائل کے دلائل معلوم کرکے اپنے یقین کو پختہ اور مضبوط بنائیں تو یہ کتاب سب سے اعلیٰ درجہ کی کتاب ہے جو اردو میں اس طرز پر لکہی گئی ہے اور ضرور ہر مسلمان کے گھر میں ہونی چاہئے۔ قیمت عجالۃً صرف ۱۲ بارہ آنہ ہے۔ المشتہر۔ منیجر اخبار وکیل امرتسر

حیات صلاح الدین
ایک نئی تصنیف کی خاطر کی بنظیر تصنیف
ایک نئی تصنیف کے اسی نام کو لیکر ایک نئی تصنیف
انگریزی ناول کا دلچسپ ترجمہ
آنریبل سر سید علی صاحب
کلکتہ کے مشہور بیرسٹر کی تصنیف
ہر شخص کو اسکے مطالعہ کی ہدایت
ایک نئی تصنیف کی ضرورت
سچی تصویر اور اس پر مصنف کی ہدایت
تحفہ عام مصنفہ ڈاکٹر سید
المشتہر منیجر اخبار وکیل امرتسر
حیات صلاح الدین
پہلے سلطان صلاح الدین فاتح
سلطان صلاح الدین کی مفصل سوانح عمری
چھٹی صدی ہجری کی تاریخ اسلامی دنیا
سلطان صلاح الدین کی ہمسر حسین خاتون
ایک نئی تصنیف کی ضرورت
تمام اہل الشفہ میں کو بچا لیا
ایک نئی تصنیف کی ضرورت
پہلے ایک ہی سلیبی کی نہایت
ہیں جگہ دی گئی ہے قیمت عجالۃً
المشتہر منیجر اخبار وکیل امرتسر

ازطرف نواب محسن الملک بہادر پریسیڈنٹ سر سید میموریل فنڈ ایسوسی ایشن

بخدمت جمیع بزرگان و ہمدردان قوم پنجاب

جنابمن - حسب قرارداد جلسہ عام سر سید احمد میموریل فنڈ ایسوسی ایشن منعقدہ ۲۵ر جون ۱۹۰۰ء احقر علیخان صاحب سابق طالبعلم مدرسۃ العلوم ایسوسی ایشن مذکور کی طرف سے بطور ایجنٹ پنجاب کے اضلاع میں دورہ کرنے اور اُسکے مقاصد کی اشاعت کرنے اور چندہ وصول کرنیکی غرض سے آپکے پاس پہنچینگے باضابطہ رسیدات کی کتاب مطبوعہ اُنکو دی گئی ہے - اُنکو چندۂ موعودہ سابق اور چندہ جدید کے وصول کرنے اور اپنی دستخطی رسید دینے کا اختیار دیا گیا ہے - ہم کو اُنکی ذات پر پورا اعتماد اور یقین ہے اور تمام بزرگان قوم سے درخواست ہے کہ وہ اُنکی کارروائی کو بہمہ وجوہ صحیح اور قابل اطمینان سمجھیں اور انکو اس قومی کام میں حتے الوسع امداد دیکر قوم کو ممنون فرماویں - دیگر تمام مراتب متعلق سر سید احمد میموریل فنڈ وہ بالمشافہ آپ سے بیان کرینگے - فقط - از علیگڈھ ۔

معزز اڈیٹر صاحب اخبار وکیل تسلیم

مدرسہ دارالعلوم ندوۃ العلما آج تمام دیار و امصار میں شہرہ پذیر ہو رہا ہے جو بحیثیت تعلیم عربی آج عالم میں اپنا نظیر نہیں رکھتا جسکے حالات تفصیلی سننے کا شوق ہر مسلمان کے دل میں گدگدا رہا ہے اور ہر بہی خواہ اسلام اسکا متمنی ہے ہمارے ایک سچے دوست مولوی شاہ محمد عثمان صاحب مقیم دارالاقامۃ نے ہمارے پاس روانہ کیا ہے - ہم امید کرتے ہیں کہ اس مضمون کو آپ اپنے نادر پرچہ میں ضرور جگہ دیکر ممنون فرمائینگے ۔

اس میں چند فائدے تصور کئے گئے ہیں اول تو یہ کہ اسکی تفصیلی حالات سے شائقین علوم محظوظ ہونگے دوسرے یہ کہ دیگر مدارس ہندوستان بھی اپنی تعلیم کو اسی طرز پر قائم کریں - راقم غلام مجتبیٰ بہاری سررشتہ حیدرآباد

ندوۃ العلماء کے قابل قدر حالات - ندوۃ العلماء اُن تمام نقائص کو جنکی وجہ سے اسلامی جہاز دریائے تنزل میں آپھنسا ہے (دو امواج طعنہائے مخالفت کی چاروں طرف سے تھپیڑے کھا کر سرگرداب فنا آپہنچا ہے) دور کرنا اور جہاز کو ساحل مراد پر لانا چاہتا ہے - اسی وجہ سے اس عرصۂ قلیل میں ہر فرد بشر کا مدنظر ہو گیا - ہر مسلمان (عربی عجمی ہندوستانی) اسکی کارروائی اور حالات دیکھنے سننے کا متمنی رہتا ہے - خصوصاً اسکے مدرسہ دارالعلوم کے حالات جو اعلیٰ مقاصد سے ہیں جس میں بالفعل ایک جماعت کثیر طلبہ کی تعلیم پا رہی ہے - یوں تعلیم ہمیشہ سے مدارس میں ہوتی آئی ہے اور ہو رہی ہے - مگر اس عرصۂ قلیل میں دارالعلوم نے جو جو ترقیاں کی ہیں شاید ہی کسی مدرسہ ہندوستان میں ہوئی ہوں - صرف یہی نہیں کہ لڑکوں کی تعلیم کے لئے دو چار نامی مدرس مقرر کر لئے گئے بلکہ طلباء کی عافیت اور اُنکی علمی ترقی کے سارے سامان مہیا ہیں - بالفعل دارالعلوم میں مدرسین و منتظمین یہ حضرات ہیں جو نہایت خلوص دلی سے مدرسہ کے کام کو انجام دے رہے ہیں - (جناب مولانا مولوی محمد فاروق صاحب چڑیاکوٹی مدرس اعلیٰ و مہتمم مدرسہ) آپکا فضل و کمال اظہر من الشمس ہے (جناب مولانا مفتی عبداللطیف صاحب مدرس دوم) آپکو دارالعلوم سے ایک خاص دلچسپی ہے (جناب مولانا حافظ ابو المحامد عبدالحمید صاحب) آپ مشہور علمای قرنگی محل سے ہیں (جناب مولوی عظمت اللہ صاحب مدرس چہارم) (جناب مولوی حبیب الدین صاحب مدرس پنجم) (جناب قاری میراں شاہ صاحب مجوِد الطفال دارالاقامۃ) آپکو فن قرأت میں کمال حاصل ہے اور مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ سے سند بھی حاصل کی ہے (جناب منشی واحد علی صاحب خوشنویس) (جناب مولوی محمد علی صاحب محاسب) آپکو فن ریاضی میں بہت اچھا دخل ہے (داروغہ منشی امیر علی صاحب منتظم دارالاقامۃ) (جناب مہتمم محمد لطیف صاحب) آپ مہتمم باورچی خانہ ہیں فن انتظام میں بہت کامل ہیں (جناب حیدر خانصاحب) (آپ ورزش سکھلاتے ہیں) +

تعلیم - بڑی جماعت بالفعل قرآن کا ترجمہ و ترکیب اور ریاض الصحابی اور منتقی الاخبار پڑھتی ہے اور جماعت وسطی اخوان الصفا اوضح المسالک اور تہذیب پڑھتی ہے اور بقیہ لڑکے جسمیں تین جماعتیں ہیں ہدایۃ النحو کبریٰ نحو میر وغیرہ پڑھتی ہے -

دارالمخاطبہ - یہ جلسہ مہینہ میں دو بار ہوتا ہے کل طلباء دارالعلوم علمی اور اخلاقی مضامین پر تقریریں کرتے ہیں - تقریر کے وقت جناب مفتی عبداللطیف صاحب مدرس دوم تشریف رکھتے ہیں جو طلبا کی لغزشوں سے متنبہ کرتے جاتے ہیں -

اسکی سرخی دو ہفتہ قبل ہوتی ہے چنانچہ اس ہفتہ میں - سرخی دی گئی ہے (ہنگام طالب علمی طالب کو کون کون چیزیں فائدہ بخش اور کون کون چیزیں مضرت دہ ہیں) -

دارالاخبار و دارالاخلاق - دارالعلوم کے بالاخانہ کے کمروں میں سے ایک کمرہ میں اخلاقی کتابیں اور مشہور اخبارات طلبہ کے شگفتگی خاطر اور ترقی معلومات کی غرض سے رکھی گئی ہیں -

یہ کمرہ اوقات مدرسہ کے علاوہ سب وقتوں میں کھلا رہتا ہے اسکا ساز و سامان (روشنی پنکھا وغیرہ) بہت ٹھکانے کے ساتھ مہیا کیا گیا ہے - کتابیں الماریوں میں رکھی ہیں اور اخبارات ایک بہت اچھی میز پر چنے ہوئے ہیں اور اُس میز کے چاروں طرف کرسیاں لگی ہوئی ہیں - اسکے متعلق خدمتگار وغیرہ بھی علیحدہ مقرر کئے گئے ہیں بالفعل یہ کمرہ مولوی شاہ محمد عثمان صاحب کے زیر اہتمام ہے -

انجمن تہذیب - طلباء دارالعلوم نے ایک مجلس اس نام کی قائم کی ہے جسکے اراکین و ممبر طلبہ ہیں اور صدر جناب قاری میراں شاہ صاحب ہیں -

بالفعل اسکے دو مقاصد ہیں اول یہ کہ طلبہ میں باہم تقریر و تحریر کا شوق ہو دوسرے یہ کہ طلبہ آپس میں ارتباط کے ساتھ رہیں جب لڑکے بیان کر لیتے ہیں تو بعد اُسکے قاری صاحب موصوف بھی اسی عنوان پر بیان فرماتے اور اس میں جو نقصان نفع ہوتا ہے بیان کرتے ہیں تاکہ ہر طلبہ اپنے اپنے نقص اور خوبی پر واقف ہو جائے -

دارالاقامۃ - اسوقت اسمیں ۳۹ لڑکے ہیں جسمیں ۲۰ مستطیع اور ۱۹ مستطیع ہیں غربا اور رؤسا کے لڑکے ساتھ ہی کہاتے ہیں - اسمیں کسی قسم کی تفریق نہیں ہے صبح کیوقت ہر شخص کو ایک ایک ٹکیہ روغنی ملتی ہے اور کھانے میں روٹی دال گوشت وغیرہ ملتا ہے اور کھانا نہایت سلیقہ کے ساتھ ایک دسترخوان پر کھلایا جاتا ہے اور مدرس بھی ساتھ ہوتے ہیں -

اوقات پابندی طلبہ - ۴ بجے صبح سے ۴ تک نماز فجر ۴ سے ۵ تک قرآن خوانی - ۵ سے ۶ تک مطالعہ کتب ۶ سے ۱۱ تک اوقات مدرسہ ۱۱ سے ۱۲ تک وقت طعام ۱۲ سے ۱ تک وقت آرام ۱ بجے

ایک پادری کا نیک کام

پادری اے - اے - پاور ساکن ایمپوریا - ضلع کان لکھتے ہیں مجھے صفراوی قولنج کا ایک دفعہ سخت دورا ہوا - مینے چمبرلین کی دوائی قولنج و ہیضہ و اسہال Chamberlain's Colic Cholera & Dirrhoea Remedy کی ایک بوتل خرید کی اور دو خوراکیں استعمال کیں جنسے مجھے کامل شفا ہو گئی - یہی پادری صاحب پھر لکھتے ہیں - میرا ایک ہمسایہ جو گلی کی دوسری طرف رہتا تھا - درد قولنج ایک ہفتہ تک بیمار رہا اُسنے دو تین بوتلیں ڈاکٹر کے نسخے کی تین چار دن میں استعمال کیں - اس سے کچھ فائدہ نہوا - اور اور ڈاکٹر کو بلایا - جب اُسکے علاج سے بھی چند دنوں کچھ افاقہ نہ ہوا - تو اُسنے بھی جواب دیدیا - دوسرے دن میں صبح اُسے دیکھنے گیا - تو اُس نے کہا کہ انتڑیوں کی سیچش سے میری حالت سخت نازک اور تکلیفدہ ہو رہی ہے خون کے مروڑ ہر وقت جاری ہیں - مینے اُس سے پوچھا کیا تم نے چمبرلین کی دوائی قولنج و ہیضہ و اسہال بھی استعمال کی ہے - اسنے جواب دیا نہیں - یہ سنکر میں گھر سے اپنی بوتل لے گیا - اور اپنے ہاتھ سے ایک خوراک دی اور کہا کہ اگر اس سے افاقہ نہو پندرہ بیس منٹ بعد دوسری خوراک پینا لیکن اُسے پھر دوائی پینے کی ضرورت نہ پڑی ایک ہی خوراک سے بالکل چنگا بھلا ہو گیا -

یہ دوائی شیخ فیروزالدین سوداگر ادویات ہال بازار امرتسر سے مل سکتی ہے

نقشہ

جنگ طرابلس

تقطیع ۲۴ - ۳۲ انچ طول ۲۱ - ۲۴ انچ عرض پر یہ نقشہ رنگین بہت کوشش اور صحت سے چھاپا گیا ہے جغرافیہ نام اس نقشہ میں موجود ہیں - تمام نقشوں نہیں ہیں - صنعت و خوبی اور صفائی میں لاثانی ہے جنگ طرابلس کے حالات پڑھنے کے لئے اس نقشہ کا استعمال لازمی ہے علاوہ ازیں آرائش مکان کے لئے بہت عمدہ ہے - قیمت ۸ -

المشتہر ناشر وکیل امرتسر

۱ بجے نماز ظہر - ۲ سے ۳ تک تجوید - ۳ سے ۵ تک اسباق یاد کرتے ہیں ۵ سے ۵ بجے تک نماز عصر سے مغرب تک ورزش جسمانی بعد نماز مغرب کھانا بعد اُسکے ۱۰ بجے تک مطالعہ کتب بعد آرام - کسی طالب علم کو باہر جانیکی اجازت نہیں مگر جبکہ اشد ضرورت ہو -

---

ایک قابل پولیس افسر - جناب اڈیٹر صاحب - اگر آپ میری ان سطور کو اپنے قیمتی اخبار میں جگہ دینگے تو پبلک آپکی بہت شکر گزار ہوگی آپ جانتے ہیں کہ پبلک کو خوش کرنا یا اُس کے آرام اور آسایش کے لئے کوشش کرنا صرف خداترس اور اپنے فرائض کو سمجھنے والوں نیک دلوں کا کام ہے ایسے آدمی تعریفوں اور ستائشوں کے خواہاں نہیں ہوتے وہ اُنکا عوض بہ تقاضائے بشریت اپنے حکام اعلیٰ سے چاہتے ہیں لیکن پبلک کا فرض ہے کہ وہ ایسے عہدہ داروں میں تمیز کرے اور اگر کچھ نہیں کرسکتی تو حکام اعلیٰ تک کم از کم اپنے محسن اور بہی خواہ کا ذکر بذریعہ اخبار یا اور ذریعہ سے ضرور کرے جو وجوہات ذیل میں آپکی توجہ ایک لائق مستعد اور اپنے فرائض کو پورے طور پر ادا کرنے والے ڈپٹی انسپکٹر پولیس بٹالہ میاں محمد بخش صاحب کی طرف منعطف کرنا چاہتا ہوں جنکی ہمہ تن کوشش رعایا قیصرہ ہند کی آرام و آسائش نے اُنکو ہر دل عزیز اور قابل قدر بنا دیا ہے اُنکی مستعدی اور لیاقت یہانتک ہے کہ اُنہوں نے ڈاکوں کے ظلم اور تباہی سے غریب رعایا کو بچانے کے لئے ایسی کوششیں کیں کہ عموماً اُن کو سر پر جا لیا چنانچہ رہنگر ٹھنگل میں جو خوفناک ڈاکہ پڑنے والا تھا اسکا حال بکمال عقلمندی اور دور اندیشی سے چند دن پیشتر ہی دریافت کر کے عین موقعہ پر جا لیا اور ایسی جانبازی کے کام میں ذرہ خوف نہ کر کے انکو گرفتار کر لیا خون کے مقدمات وہ عموماً اس خوبی سے نکال لیتے ہیں کہ کم آدمی ایسے ہونگے جنکو خدا نے یہ مادہ دیا ہے - باوا امر سنگھ آنریری مجسٹریٹ بٹالہ کی بیوی کے قتل کے واقعہ پر انہوں نے نہ صرف قاتل کو گرفتار کیا بلکہ تمام مال مسروقہ دمڑی اور کوڑی تک نکال لیا ۱۳ و ۱۴ جون ۱۹۰۰ء کو کاستی مال کے میلہ میں یک لخت سخت آندھی آنے پر جاٹوں نے دوکانیں لوٹنی شروع کر دیں مگر اس مرد خدا نے اسپر خوفناک اور دہشت کے وقت پر جبکہ اسکے پاس چند سپاہی تھے بڑی ہمت اور دلیری سے رعایا کو بچایا اور انکو گرفتار کر کے سزائیں دلوائیں جب سے بٹالہ میں تشریف لائے ہیں اول تو واردات کا سلسلہ بند ہو گیا ہے دوم اگر کوئی ہو بھی جاتی ہے تو یہ نہیں کہ اسکا پتہ نہ ملے اور مجرموں کو سزا نہ ہو محرم گذشتہ کے موقعہ پر مختلف افواہیں ہمدانی اور بخاری اہل تشیع کی پھیلی ہوئی تھیں مگر انہوں نے نہایت دانائی سے بیس برس کے بعد اُس موقعہ پر ان دونوں کو ملا دیا اور یہ موقعہ نہایت آرام و امن سے گذرا یہ انکی قابلیت کا ایک اعلیٰ ثبوت ہے اُنکی کوششیں اور خیر خواہی رعایا کی یہانتک قدر ہو رہی ہے کہ پرتھویہ کی فتح کے موقعہ پر جو جلسہ پبلک رعایا نے اظہار خوشنودی کا کیا اسوقت اُنکی تعریف کئے بغیر پبلک سے نہ گیا اور جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر اور ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کی مہربانیوں کا خاص شکریہ ادا کیا جنہوں نے میاں محمد بخش صاحب جیسے لیئق آدمی کو تحصیل بٹالہ میں تعینات کیا امید ہے کہ میاں صاحب موصوف اپنی ان نیک کوششوں کو خلق خدا کے آرام کیواسطے برابر جاری رکھینگے اور ہمارے ضلع کے جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر اور ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس میاں صاحب موصوف کی قابل قدر کارروائیاں پر انکو ترقی گریڈ دیکر اپنی رعایا کو خوش فرماوینگے -

آپکا خادم محمد فیض محی الدین میونسپل کمشنر بٹالہ ضلع گورداسپور

جون اور جولائی کے مہینوں میں ہمارے بچے کے دانت نکل رہے تھے جس سے اُسے اسہال جاری ہو گیا تھا - اور معدہ میں خرابی پڑ گئی ہے - دن میں اُسی پانچ سے لیکر آٹھ مرتبہ تک اجابت ہوتی ہماری گھر میں چمبرلین کی دوائی قولنج و ہیضہ و اسہال Chamberlain Colic Cholera Diarrhoea Remedy + موجود تھی اُسمیں سے مینے چار قطرے چمچہ بھر پانی میں اُسی پلا دئی جس سے اُسی آنفور آرام ہو گیا - راقم - او - پی - ایم - ہال ڈے - ساکن ڈیمنگ ضلع انڈیانا -

یہ دوائی شیخ فیروز الدین سوداگر ادویات ہال بازار امرتسر سے مل سکتی ہے

میرا بچہ مرض اسہال سے سخت بیمار ہو گیا - ڈاکٹر کے معالجہ سے اُسے کچھ افاقہ نہوا - بطور آخری تدبیر ہم نے چمبرلین کی دوائی ہیضہ و اسہال و قولنج Chamberlain Colic Cholera Diarrhoea Remedy کا استعمال کیا - اور اس سے یک لخت کامل شفا ہو گئی - راقم جے - ایچ - ڈوکسا - ساکن ڈیمنگ ضلع اوریگان -

یہ دوائی شیخ فیروز الدین سوداگر ادویات ہال بازار امرتسر سے مل سکتی ہے

کارروائی جلسہ اسٹوڈنٹس کانفرنس یا مجلس طلبا

منعقدہ ۲۶ر جون ۱۹۰۰ء بمقام کٹڑا ضلع الہ آباد

اس کانفرنس کا اعلان اخبارات میں آغاز سنہ حال میں دیا گیا اور بموجب پابندی اعلانات سابقہ کے گرمیوں کی تعطیل کے زمانے میں اسکا پہلا جلسہ یا ابتدائی جلسہ ۲۶ - جون کو بمقام کمیٹی قرار پایا جسکی اطلاع عام ریاض الاخبار گورکھپور وکیل امرتسر اودھ اخبار لکھنو کے ذریعہ سے دیگئی لیکن افسوس ہے کہ امید کے موافق بارش نہونیکی وجہ سے فصل میں گرمی روز بروز ترقی کرتی گئی اور بعض معذوریوں سے پورے طور پر اشاعت بھی نہ ہو سکی اسوجہ سے بیرونجات کے معزز طلبا بہت ہی کم شریک ہوئے اور ضرورت محسوس ہوئی کہ یہ جلسہ بپابندی قواعد ایک ابتدائی جلسہ کی حیثیت سے کر لیا جاوے اور آئندہ جلسہ عام کے مناسب وقت اور موزوں مقام مقرر کیا جاوے لہذا جو کارروائی اس ابتدائی جلسہ میں ہوئی ہر وہ عام آگاہی کے لئے پیش کیجاتی ہے اور امید ہے کہ کافی توجہ اور سرگرم مستعدی سے کام لیکر آیندہ جلسہ کو کامیاب اور پورے طور پر بارونق بنانیکی کامل کوشش کیجائیگی

کارروائی کانفرنس - ۲۶ر جون کو ۸ بجے صبح سے کارروائی شروع ہوئی جلسہ کا وسیع ہال طلبہ اور دیگر بزرگان شہر سے بھرا ہوا تھا - جناب مولوی حاجی ریاض الدین احمد صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ اسلامیہ فتحپور خاصکر جلسہ کانفرنس میں شریک ہونیکی غرض سے تشریف لائے تھے -

جمال احمد علوی سکرٹری کانفرنس نے صدر نشینی کے لئے مسٹر سید محمد جلیل نواسہ حقیقی مولوی ڈپٹی کلکٹر محمد عسکری صاحب پنشنر رئیس اعظم کٹڑہ کو منتخب کیا اور سید شاہ کبیر الدین احمد خلف الصدق شاہ رکن الدین احمد صاحب نے اسکی تائید کی اور اتفاق رائے کے ساتھ آپ پریسیڈنٹ قرار پائے مسٹر سید جلیل احمد نے کرسئی صدارت کو زیب دیکر مختصر تقریر کے ساتھ کانفرنس کا افتتاح کیا اور سکرٹری کو اجازت دی کہ مقاصد و اغراض کانفرنس حاضرین کی خدمت میں بہ تفصیل پیش کریں اور مختصر تقریر کے ساتھ اسکو واضح کرتے جائیں -

سکرٹری کانفرنس نے اغراض و مقاصد پر جنکا لکھنا اسوجہ سے باعث دلچسپی عام ہوگا کہ ایک مرتبہ وہ اس اخبار میں چھپ چکا ہے نہایت متانت و سنجیدگی اور پرجوش و مدلل برجستہ تقریر کے ساتھ جو ہر مقصد پر مفصل کی گئی تھی حاضرین کی خدمت میں پیش کیا افسوس ہے کہ یہ تقریر قلمبند نہونیکی وجہ سے مندرج روئداد نہیں ہو سکتی -

اسکے بعد سکرٹری کانفرنس مسٹر جمال احمد علوی - ای - سی - ایم نے یہ تجویز پیش کی کہ

(۱) کانفرنس کی رائے ہے کہ چونکہ وقت کے کم اور نامناسب ہونیکی وجہ سے بیرونجات سے شرکت کم ہوئی ہے جس سے وہ اپنے مقاصد پورے طور پر حاصل نہیں کر سکتا لہذا ضرورت ہے کہ اسکا پہلا عام جلسہ دسہرہ کی تعطیل کے زمانے میں کیا جائے اور کوشش کیجائے کہ یہ جلسہ فتحپور یا الہ آباد میں ہو جو کہ اسکا صدر بھی قرار پایا جائے مسٹر صغیر حسین صاحب خلف الصدق خان بہادر صفدر حسین صاحب رئیس فتحپور نے تائید کی اور اتفاق رائے کے ساتھ منظور ہوا پھر سید عمر صاحب طالب علم مشن اسکول کانپور نواسہ حقیقی مشہور و معروف واعظ جادو بیان مولانا مولوی حافظ حاجی شاہ محمد عبد الحق صاحب کانپوری نے یہ رزولیوشن پیش کیا کہ -

(باقی آئندہ)

ہندوستانی خبریں

ہندوستان سے چینی مہم کی افواج کیطرف پارسل وخطوط رجسٹری دبیمہ شدہ نجا سکینگے۔ نہ نئی آرڈر۔ کسی مقام کے لکھنے کی ضرورت نہیں۔ نام کمتوبالیہ۔ نام پلٹن وکمپنی اور یہ الفاظ مہم چین کی فوج" کافی ہونگے۔ عام خیال ہے کہ موسم خزاں میں موجودہ دس ہزار کے علاوہ مزید فوج بھی ہندوستان سے چین کو بھیجی جائے گی۔ جنوبی افریقہ کو اور پچاس ہزار بوٹ اور تین لاکھ روپیہ کے خیمے ہندوستان سے بھیجے گئے ہیں۔

موپلہ سپاہیوں کی ناقابل اصلاح سرکشی اور دہشت سے مجبور ہوکر حکام نے اس قوم سے مزید سپاہی بھرتی کرنے کی کارروائی سردست ملتوی کردی ہے۔ انکی رجمنٹوں کے انگریز افسروں کے لئے تامل کی جگہ مالایلم زبان کا سیکھنا لازمی کیا گیا ہے۔

سیلون کے نوسلم موقوف شدہ سولیٹن عبدالحمیدی میسور پر کے دعوے ہرجانہ ایک لاکھ روپیہ کو سیلون ہائیکورٹ نے بھی خارج کردیا ہے۔ یہ دعویٰ موقوفی کے ہرجانہ کی بابت گورنمنٹ پر کیا گیا تھا۔

المؤید نے بنام قاصد نیل انگلستان کے قبضہ مصر کے برخلاف تحریک بڑھانے کے لئے ایک اور اخبار بزبان فرنچ جاری کرکے اسکی اڈیٹری ایک فرنچ کو دی ہے۔

گورنمنٹ ہند کے مشتہرہ تین کرور روپیہ قرضہ کی درخواستیں بدہ کو کھولی گئیں۔ کل کی میزان چار کرور روپیہ کے قریب تھی۔ سب سے ادنیٰ شرح جو منظور کیگئی ہے۔ مدیعہ فیصدی ہے اوسط شرح مدیعہ ۱۴ فیصدی ہے۔ یعنے تین کرور سے تخمیناً ۱۸ لاکھ روپیہ وصول ہوگا۔ سرکاری نوٹوں کا بہاؤ مدیعہ ۱۴ فیصدی ہوگیا ہے۔

کابل میں ہیضہ کی وبا پھوٹ پڑی ہے۔ درہ خیبر میں کابل سے آنے والوں کے لئے ایکطرحے قرنطینہ قائم کیا گیا ہے۔

مسلمانوں کے لئے سچی خوشخبری۔ ہزہائنس جناب نواب صاحب بہادر والی رام پور نے عطیہ موعودہ میں سے پچیس ہزار روپیہ ۱۲۔ جولائی کو سرسید میموریل فنڈ کے لئے ارسال فرمادیا ہے۔ باقی رقم پانچ چھ مہینے میں عطا کردیجائے گی۔ یقین ہے۔ کہ تمام نیکدل مسلمان اس خبر سے بہت خوش ہی نہیں ہونگے۔ بلکہ جوان بخت رئیس اور اونکے سچے محب قوم مشیر حکیم محمد اجمل خانصاحب دہلوی کے ازدیاد عمر واقبال کے لئے جنکی اشاعت میں مساعی جمیلہ کل قوم کو معلوم ہیں سچے دلسے دعا کرینگے۔ جزاہما اللہ جزاء خیر انی الدارین۔

بنگال بنک نے قرضہ کی شرح سود گھٹا کر تین فیصدی سالانہ کردی ہے۔ سرکاری نوٹوں کی قیمت فیصدی مدیعہ ہے۔

اس ہفتہ ممالک مغربی شمالی کے اکثر حصص دہلی سے لدہیانہ تک اور ضلاع راولپنڈی وجہلم میں عمدہ بارش ہوئی۔ پنجاب کے وسطی اضلاع میں ۱۲ سے ۱۴۔ جولائی تک خفیف بارش ہوئی۔ امدادی کاموں پر محتاجوں کی تعداد ابھی تک ساٹھ لاکھ کے قریب ہے۔ صوبجات بہار بنگال۔ آسام اور بمبئی میں بالاوسط معمول کے مطابق پچھلے ہفتہ بارش ہوئی۔

گورنمنٹ ہند کے اوس ریزولیوشن پر جو چیف کورٹ پنجاب سے ایک گورہ ملزم کے ایک ہندوستانی کے قتل کے الزام سے بری ہوجانیکے متعلق صادر ہوا تھا۔ اور اسکے رو سے چند گورہ سپاہی مع سارجنٹ موقوف کئے گئے تھے تمام اینگلو انڈین اخبارات سخت ناراض ہورہے ہیں۔ اور غلط جوڈیشل فیصلوں کی عاملانہ اصلاح کو سخت خرابیوں اور قباحتوں کا منبع وذریعہ قرار دے رہے ہیں۔ لیکن یورپین جوریوں کی ناواجب قومی طرفداری کے قابل افسوس نتائج کا کبھی بھولے سے بھی ذکر نہیں کرتے۔

گورنر بمبئی کی لیڈی صاحبہ عموماً تن تنہا کرایہ کی گاڑی پر سوار ہوکر پونا کے غربا میں خیرات تقسیم کرتی ہیں۔

ریلوے صیغہ سرحد چین کیطرف تجربے کرتا رہا ہے کہ بوقت ضرورت وہ زیادہ سے زیادہ کس قدر فوج یومیہ سرحد پر جمع کرسکیگا۔

نظام حیدرآباد۔ دربار بہاولپور اور تقریباً تمام دیسی ریاستوں نے مہم چین کے لئے امپیریل سروس ٹروپس خدمات پیش کی ہیں۔

سنی شیعہ کے فساد کے مقدمہ کے دوران میں مسٹر حسین خان حاکم عدالت اور مسٹر ڈیلی پیروکار ملزمان میں افسوس پہر بھی کئی دفعہ زبانی تکرار ہوا۔ چند دن بعد حاکم نے مسٹر ڈیلی کے مشیر دیسی وکیل کو بجرم توہین عدالت دوسو روپیہ جرمانہ کیا۔ عدالت کے حکم پر وہ بحث سے باز آیا تھا۔ مسٹر ڈیلی نے ہائیکورٹ میں اپیل کی۔ جو اس بنا پر خارج ہوگئی۔ کہ مسٹر مذکور اوونجانے کیوجہ سے بروئے ضوابط ریاست میں کسی مقدمہ کے پیروی نہیں کرسکتے۔ اور بتاریخ ۴۔ جولائی مسٹر حسین خان نے سابقا جازت منسوخ کرکے اس بنا پر۔ کہ وہ عدالت کو دھمکاتا ہے۔ مسٹر ڈیلی کو مقدمہ کی پیروی سے روکدیا۔

حیدرآباد میں کئی دنوں سے عمدہ بارش ہورہی ہے۔ نواح سکندرآباد میں متعدد ڈاکوں کے ملزم فوجی سپاہی ثابت ہوئے۔ تقریباً تمام ملزم گرفتار ہوگئے ہیں۔

محمد رضا خان کوتوال فتحپور کو بجرم رشوت ستانی دوسال قید سخت اور دوسو روپیہ جرمانہ کی سزا دیگئی تھی۔ ہائیکورٹ الہ آباد نے سزا منسوخ کرکے کوتوال صاحب کو بیگناہ قرار دیا ہے۔

کوئیٹہ سے ۲۶ ویں پلٹن کے دو کارپورل جدید تقسیم شدہ تین لی مٹ فورڈ رائفلیں اور ساٹھ کارتوس لیکر سرحد پر بھاگ گئے ہیں۔

پنڈت گوپی ناتھ اڈیٹر سناتن دھرم گزٹ کا مقدمہ ۵۔ جولائی کو ڈپٹی کمشنر لاہور کی عدالت میں پیش ہوا۔ مگر ملزم نے گورنمنٹ سے معافی مانگ لی تھی۔ سرکاری وکیل نے سفارش کی۔ کہ ملزم سے آئندہ کیلئے ضمانت لینے اور صرف سزائے جرمانہ پر اکتفا کیا جائے۔ عدالت نے فیصلہ سنانے کے لئے ۱۹۔ جولائی کی تاریخ ڈالی۔ مقدمہ اوس مضمون کے متعلق بنایا گیا تھا۔ جسمیں ہولی کے موقع پر ملزم نے آریا سماج اور مشنریوں کے برخلاف نامناسب کلمات تحریر کئے تھے۔

انگلستان میں پچھلے دنوں تیس ہزار فوج کی قواعد کرائی گئی۔ جسکے آخری دن شدت تمازت اور زیادتی محنت سے فوجی سپاہی ہلاک اور چار سو سخت بیمار ہوگئے۔ افسروں کی اس سختگیری اور لاپرواہی پر ملک میں سخت خفگی پھیلگئی ہے۔

دریا سندھ نے ڈیرہ غازیخان کے حفاظتی بندوں کی آخری لائن کو بھی توڑ دیا ہے۔ مگر عام خیال ہے کہ طغیانی شہر تک نہیں پہونچ سکیگی۔ ضلع مذکور کے درہ چاچار کے ایک تومن دار کو ایک خط بدیں مضمون کابل سے موصول ہوا ہے کہ مئی کے اخیر میں ایک روسی سفارت تین درخواستیں لیکر امیر صاحب کیخدمت میں حاضر ہوئی۔ درخواستیں یہ تھیں۔ افغانستان میں روسی تجارت کو فروغ دیا جائے۔ افغانستان میں روس کو ریلوے بنانے کی اجازت دیجائے۔ روسی سرحد کے قریب افغانی علاقہ میں امیر صاحب کی امداد سے اور روسی نگرانی میں توپیں بنانیکا ایک کارخانہ کھولا جائے۔ ریلوے تجویز سے امیر صاحب نے سخت ناپسندیدگی ظاہر کی۔ اور کہا۔ کہ افغان اپنے موجودہ صحت بخش اور فرحت خیز طریقہ سفر بذریعہ اسپ یا شتر یا پیدل چلنے کو ریل کے اعضا شکن۔ مضر صحت اور آرام طلب بنانے والے طریقہ سفر پر بدرجہا ترجیح دیتے ہیں۔ ریل کے ذریعہ سفر بیشک جلد طے ہوتا ہے۔ لیکن اسکے نقصان بھی کچھ کم نہیں۔

مہم چین کے لئے غباروں اور قلعہ شکن توپوں کی ایک ایک باٹری جنوبی افریقہ سے منگوائی گئی ہے۔ ہندوستان سے بھی مزید توپخانہ اور سوار فوج بھیجی جائے گی۔ راستہ میں ٹرین پر چند فوجی دستوں اور قلیوں میں ہیضہ کے مشتبہ کیس ہوجانے سے یہ دستے راستہ میں ہی اتار لئے گئے ہیں۔ کوئٹہ میں دیسی فوج کے تخمیناً تین سو سپاہی ہیضہ سے بیمار اور سو اسی کے قریب فوت ہوچکے ہیں۔

پنجاب لیجسلٹو کونسل نے بمقام سملہ ۱۴۔ جون کو وہ مسودہ قانون جو اضلاع ہوشیارپور وجالندھر کی اراضیات کو پہاری نالوں کے نقصانات سے محفوظ رکھنے کے لئے تجویز کیا گیا تھا۔ چند ترمیموں کیساتھ پاس کیا گیا۔ مسٹر شپر نے ایکٹ قوانین پنجاب ۱۸۷۳ء کی دفعہ ۸ کی ترمیم کے لئے ایک مسودہ پیش کیا۔

اسلامی خبریں

فہرست چندہ مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ جو دفتر اخبار وکیل میں موصول ہوا

میزان مندرجہ اخبار وکیل مورخہ ۹ جولائی سنہ ۱۹۰۰ء صفحہ ۳

۱ منشی غضنفر علی صاحب سب اوورسیر۔ باڑمیر۔ ملک راجپوتانہ .. - ۳ر

۲ منشی محمد علی صاحب ڈسٹرکٹ جج لدھیانہ۔ دس روپیہ .. .. - ۱۰ر

میزان کل ۶۴۲ ۶

افریقہ میں انگلستان کے مقبوضات کا رقبہ ۲۵ لاکھ اور فرانس کے مقبوضات کا ۲۹ لاکھ میل مربع ہے۔ مگر اول الذکر کی آبادی چار کروڑ اور آخر الذکر کی اڑھائی کروڑ ہے۔ فرانس کے اکثر مقبوضات پہلے اسلامی حکومتوں کے تابع تھے۔ کہا جاتا ہے کہ فرنچ سرپرستی میں ٹونس نے اندرونی خوشی لی اور خوش انتظامی میں معقول ترقی کرلی ہے۔ فرانس کے اکثر افریقن مقبوضات کیطرف سے فرنچ پارلیمنٹ کے دو نو حصوں میں ممبر موجود ہیں۔ لیکن انگلستان کے پارلیمنٹ میں برطانیہ کلان اور آیرلینڈ کے سوائے اور کسی انگریزی مقبوضہ یا نو آبادی کیطرف سے منتخب یا نامزد شدہ ممبر نہیں ہیں۔

ٹائمز کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ نخلستان تورت کیطرف فرانس کے برخلاف جہاد کی تحریک کی خبر چنداں وقیع نہیں۔ وزیر کی وفات پر ملک میں کسیطرح کی بدامنی نہیں ہوئی۔ نوجوان سلطان مولائی عبدالعزیز نے محل کی گوشہ نشینی چھوڑ کر کاروبار سلطنت کو ایسی عمدگی اور قابلیت کے ساتھ سنبھال لیا ہے۔ کہ کل سفراء دنگ رہگئے ہیں۔ ملک میں اس دفعہ کئی برسوں کے بعد فصل بہت عمدہ ہوئی ہے۔ اور تمام باشندے اوسے درو اور جمع کرنے میں مشغول ہیں۔

مجوزہ ترکی یونیورسٹی کا خرچ بھی جلالت مآب اپنی گرہ سے عطا فرمائیں گے۔ وہ ۱۴ اگست کو

ترکی گورنمنٹ نے قسطنطنیہ کے محلہ زیتون بورنوس بے دود بارود کے کارخانہ کے متصل کارتوسوں کا کارخانہ قائم کرنے کا حکم دیا ہے۔ حدود یونان پر قلعوں کی تعمیر کا کام سرمیں بند کردیا تھا۔ اب پھر شروع کردیا گیا ہے۔

سلطان المعظم کے حکم سے اعلے سرکاری مدارس کے کئی منتہی طلبا محکمہ پرمٹ کا کاروبار سیکھنے کے لئے جرمنی۔ فرانس اور اٹلی بھیجے گئے ہیں۔ جہاں ان ممالک کے تجربہ کار عہدہ دار اپنی نگرانی میں انکو کل جزئیات سے باخبر کرینگے۔ یہ لڑکے اس لئے بھیجے گئے ہیں۔ کہ انکے ذریعہ سے ترکی صیغہ پرمٹ میں ایسی اصلاحیں جو مناسب معلوم ہوں رائج کیجائیں۔

سلطان المعظم نے فرڈیننڈ پاشا حاکم بلگیریا کو مراسلہ بھیجا ہے۔ کہ ہمنے عرصہ سے تمکو نہیں دیکھا بوقت فرصت قسطنطنیہ آکر ملجاؤ۔ شاہزادہ کے آنے کی تاریخ ابھی معین نہیں ہوئی۔ مگر غالب قیاس ہے۔ کہ یکم ستمبر کو آئیگا۔ اسیدن جلالت مآب کی نقرئی جوبلی یعنے عہد حکومت کے پچیس برس پورے کرنے کی خوشی میں عام جشن کیا جائیگا۔ اس موقعہ پر جرمنی۔ آسٹریا۔ اور روس کے شاہی خاندانوں کے ارکان بھی شریک ہونگے۔ اور ولیعہد بھی +

آرمینیا کے معاملات کے متعلق بابعالی نے وسط جون تک روسی اور امریکن مراسلوں کا کچھ جواب نہیں دیا تھا۔

پروفیسر ویمبری ہنگرین عالم اجل اور سلطان المعظم کے ذاتی دوست جدید یونیورسٹی کے قیام کے متعلق اپنے تجربہ دیرینہ سے مدد دینے کے لئے شروع جون میں بوداپست سے قسطنطنیہ تشریف لائے۔

فرانس اور ٹرکی میں تجارتی معاہدہ کی تجدید ہو رہی ہے۔ تمام مسائل متنازعہ فیہ پر دونو ممالک کے وکلاء کا اتفاق ہوگیا ہے۔ سلطان المعظم کی منظوری صادر ہونے پر فرنچ حکومت نیا معاہدہ پارلیمنٹ میں پیش کرے گی۔

کپتان ممتاز جنگ مع حرم محترم جو نواب میجر افسر الدولہ سپہ سالار حیدرآباد کی صاحبزادی ہیں یورپ اور نمایش پیرس کی سیر کو گئے ہیں۔ میجر موصوف کے فرزند اکبر کپتان عثمان یار جنگ بھی یورپ گئے ہیں۔ نواب ممدوح کے تین لڑکے پہلے سے انگلستان میں بغرض تعلیم موجود ہیں۔

مصری سپہ سالار و گورنر سوڈان سردار ونگٹ پاشا وہ پوشاک پہنی انگلستان ہمراہ لیگئے ہیں۔ جو آخر معرکہ میں خلیفہ تعایشی پہنے ہوئے تھا۔ وہ گولیوں سے چھلنی ہو رہی ہا اور خون کے دھبوں سے جابجا آلودہ ہے۔ خلیفہ اور اسکے امرا نے جس ثبات و جوانمردی سے اپنی جانیں دیں۔ اسکا فسانہ صدیوں تک حیرت و تعجب کے ساتھ دنیا میں مشہور رہیگا۔

حجاز ریلوے لائن کے لئے جلالت مآب نے جیب خاص سے پچاس ہزار پونڈ بطور چندہ عطا فرما کر بحیثیت خلیفۃ المسلمین کل مسلمانان روئے زمین سے چندہ فراہم کرنیکی اجازت حسب ضابطہ ریلوے کمیشن کو عطا فرمادی ہے۔ چندہ کے حساب کتاب رکھنے کا کام رشاد آفندی وزیر صیغہ مال کے سپرد کیا گیا ہے۔ جنکی نگرانی میں ایک خاص کمیشن محض اس کام کے لئے مقرر کیگئی ہے۔ اور صیغہ پرتال کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ اس حساب کو معائنہ و تفتیش کرتے رہنے کے لئے ایک عملہ خاص طور پر مقرر کرے۔ تاکہ کسیطرح غبن یا بیجا صرف کا خفیف ترین احتمال بھی نہ رہجائے۔ جلالت مآب نے اپنے فرمان میں توقع ظاہر فرمائی ہے کہ مسلمانان عالم اس کار ثواب عظیم کی تکمیل کیلئے جو حرمین شریفین کے راستہ کو مامون و سریع بنانے اور حج کی دقتوں اور تکالیف کو دور کرنیکا سبب ہوگا۔ تین کروڑ روپیہ کی رقم بڑی خوشی اور شوق کے ساتھ بہم پہونچادینگے۔ اگر لائن کا کل کام روپیہ خرچ کرکے کرایا جائے تو خرچ کا اندازہ پانچ کروڑ روپیہ کے قریب ہوگا۔ لیکن چونکہ تقریباً کل سلیپرین سلطانی جنگلات سے مفت ملینگی اور دو ریلوے پلٹنیں کھودائی اور لائن بچھانیکا کام کرینگی۔ نقد روپیہ کا خرچ غالباً تین کروڑ کے اندر ہی رہیگا۔ چھوٹی چھوٹی رقموں کے چندہ دہندگان کے لئے ایک ریال۔ دو ریال۔ تین ریال۔ چار ریال و پانچ ریال اور اسیطرح ایک سے لیکر پانچ پونڈ تک کے ٹکٹ سروست دس لاکھ پونڈ کے تیار کئے جانیکا حکم صادر ہوا ہے۔ بڑی بڑی رقموں کے عطا کرنے والوں کو خاص رسیدیں دیجائینگی۔ فراہمی چندہ کی ترغیب و تحریص دلانیکے باضابطہ احکام تمام ولایات شاہانہ اور مصر میں موصول ہوگئے ہیں۔ بیروت میں جسدن حکم پہونچا۔ اوسیدن گورنر نے اعیان شہر کی مجلس منعقد کی۔ اور اسکے پہلے اجلاس میں ۹۶ ہزار قرش (۱۶ ہزار روپیہ) چندہ جمع ہوگیا۔

لیکن ریل کی تیاری کے کام میں چندہ کی فراہمی کا انتظار نکرکے اوسکی تیاری و اجرا کے متعلق بڑی سرگرمی سے کوشش ہو رہی ہے۔ جلالت مآب کے حکم سے ایک لاکھ پونڈ سرکاری خزانہ سے کمیشن کے حوالہ کردئے گئے ہیں کہ کام فوراً شروع ہوجائے۔ دوسری طرف اسملیوں کی تیاری پر بھی اتفاق کرکے گاڑیوں کی تیاری اور سلیپروں کے لئے جنگلات ادانہ و سمرنا میں کٹائی شروع ہوگئی ہے۔ یہ معلوم ہونے پر کہ بحری کارخانہ ریلوں کی مقدار مطلوبہ عرصہ مناسب میں تیار نہیں کرسکیگا۔ توپخانہ عامرہ میں بھی ریلین ڈھالنے کا کام شروع کردیا گیا ہے اور اسی کارخانہ میں گاڑیاں بنائی جارہی ہیں۔ آلات ضروریہ کی کافی مقدار لیکر انجنیر دمشق پہونچگئے ہیں اور پیمایش کا کام شروع ہوگیا ہے۔ کل ۱۳ لاکھ سلیپر درکار ہونگی جنمیں سے چھ ہزار وسط جون تک ادانہ اور سمرنا سے دمشق کو روانہ ہوچکی تھیں۔

اگرچہ ڈیٹرڈیکل کے استفسار پر ہمارے محترم کی نامہ نگار نے پہلے برس کامل تحقیقات کرکے یہ تحریر کردیا تھا کہ اعراب اور بدو لاین کی تیاری سے بالکل ناراض نہیں ہونگے۔ بلکہ بہت خوش ہونگے۔ لیکن اس غلط فہمی کی بنا پر کہ ریل سے بدوؤں کا ذریعہ معاش جاتا رہیگا۔ اکثر اشخاص کو ابتک یہی گمان تھا کہ وہ ضرور مزاحمت کرینگے لیکن جیسا کہ پہلے لکھا جاچکا ہے۔ عرب قبایل کے مشایخ نے اظہار خفگی کے بجائے حکومت شام کو یقین دلایا ہے کہ وہ لاین کی تیاری گورنمنٹ کی ہر طرح سے امداد کرینگے۔ ہر مشکل کو اوسکے لئے آسان بنادینگے۔ اور بدوران تعمیر اور تکمیل کے بعد اوسکی حفاظت کے ذمہ دار ہونگے۔ اس اظہار سے مشایخ مذکور نے نہ صرف اپنے

اخلاص وعقیدت بلکہ دور اندیشی اور حالات زمانہ سے باخبر ہونیکا بھی پورا ثبوت دیدیا ہی۔ جہاں کہیں اول اول ریل بننی شروع ہوئی۔ عام طور پر یہ اندیشہ ظاہر کیا جاتا رہا ہی کہ کرایہ پر جانور اور گاڑیان چلانیوالوں کا کام بند ہوجائیگا۔ مگر تجربہ سے اسکے عین برعکس نتیجہ نکلتا رہا ہی۔ بدیں کہ بنجانیسے تجارت کو اسقدر فروغ اور مسافروں کی تعداد میں اسقدر اضافہ ہوجاتا ہی کہ متصلہ علاقہ سے سامان تجارت اور مسافروں کو لائین تک پہونچانے کا کاروبار اضافاً مضاعفہ ترقی پکڑ کر ان لوگوں کے روزگار کو حیرت انگیز فروغ بخشدیتا ہے۔ یہی کیفیت ریل بنجانیسے عرب میں ہوجائیگی۔ اب بدو صرف حج کے موسم میں اونٹوں کے کرایہ سی کچھ کمالیتی ہیں۔ اور اوس کرایہ میں سے بھی شایخ وشریف وغیرہ اسقدر حصہ لے لیتی ہیں کہ اول بیچاروں کے پاس دو مہینہ کے بسر اوقات کے لئے روپیہ نہیں بچتا۔ ریل بنجانیسے تجارتی سامان کی باربرداری کا کام بارہ مہینے جاری رہیگا۔ اور سیز حاجیوں کی تعداد اسقدر بڑہ جائیگی کہ لائین کی متصلہ زیارات کے زایرین سی اونکو بلاشبہ اوسیقدر کرایہ حاصل ہوجایا کریگا جسقدر کہ موسم حج میں اونکی کل آمدنی ہوتی تہی۔ علاوہ برین زایرین کا یہ سلسلہ بھی بارہ مہینے قایم رہا کریگا۔ اور اسطرح یہ لائین بندش رزق کی بجائے عربون کے لئے خیر ونجاح کا باعث ثابت ہوگی۔

پھر معلوم نہیں ہوا کہ جناب ملا عبدالقیوم صاحب نے فراہمی چندہ کے متعلق کیا کچھ کارروائی کی ہی۔ تاہم یقین کامل ہی کہ مسلمانان ہندوستان اسکار خیر میں اپنی اپنی استطاعت کے مطابق حصہ لینیسے دریغ نہیں کرینگے۔ امیر اگر ہزاروں اور لاکھوں کی رقم دیکر شریک ثواب ہوسکتا ہی۔ تو ویسے ہی غریب ایک یا دو ریال کی رقم سے شرکت کی عزت حاصل کرسکتا ہی۔ امیر المومنین نے اس امر کا پہلے سے ہی انتظام کردیا ہی کہ غریب ومستطیع ہر شخصیت کا مسلمان بلا مشقت اس عظیم المنفعت دینی کام میں شامل ہوسکے۔

تار برقی لائین کی تیاری کا کام بھی بسرعت جاری ہی۔ اوسی ایکطرف سبطہ (واقع شام) اور دوسری طرف یمن سی شروع کیا گیا ہی۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ صرف صوبہ یمن میں جسقدر لائین تیار ہوگی اوسکے لئے چار لاکھ قرش درکار ہونگے۔ یہ معلوم ہونے پر اعلیحضرت یمن نے رقم مذکور جمع کرکے گورنمنٹ کے حوالہ کرنیکے لئے جابجا جلسے کرنے شروع کردئے۔ صنعاء کے جلسہ میں ایک بلند ہمت محمد البلیلی پریسیڈنٹ میونسپلٹی نے ۲ ہزار قرش چندہ دیا۔ عبداللہ پاشا سپہ سالار افواج اس کام میں سرگرمی سی مصروف ہیں اور غالب قیاس ہی کہ جولائی کے اندر تمام صوبہ یمن میں برقی سلسلہ بالکل مکمل ہوجائیگا +

چینی دارالخلافہ یکین دو فصیلدار شہروں پر مشتمل ہے۔ جو عموماً تاتاری وچینی شہر پکارے جاتے ہیں۔ تاتاری شہر مربع کی شکل میں ہے جسکا ہر ضلع تخمیناً پانچ میل طویل ہے۔ چینی شہر اوسکے جنوب میں ذوارلعۃ الاضلاع کی شکل میں ہے۔ اوسکی لمبی ضلع چھ چھ میل اور دوسری تین تین میل طویل ہیں یعنے اوسکا ایک ضلع تاتاری شہر سی آدہ میل آدہ میل آگے بڑہا ہوا ہی۔ دونوں شہروں کی فصیلوں میں سلوی مسافتوں پر ۱۶ دروازے ہیں۔ یہ سب مع اونکے جو دونوں شہروں کی مشترک فصیل میں ہیں غروب آفتاب سی طلوع فجر تک بند رہتے ہیں۔ بادشاہی محل اور امراء واعیان سلطنت کے مکان تاتاری شہر میں ہیں۔ یہ تمام محل ایک فصیلدار محلہ میں ہیں جو شاہی شہر کہلاتا ہے۔ شاہی محل اس محلہ کے وسط میں سب عمارتوں سی جدا گلابی رنگ کی فصیلوں کے اندر واقع ہے۔ یہ محلہ ممنوع الدخول شہر پکارا جاتا ہی۔ یکین کا رقبہ پچیس میل مربع اور اوسکی فصیل کی لمبائی تیس میل ہی۔ تاتاری شہر کی فصیل پچاس فیٹ بلند اور زمین کے متصل ساٹھ فیٹ اور چوٹی کے قریب چالیس فیٹ چوڑی ہے۔ چینی شہر کی جو نسبتاً قریب تر زمانہ کی ساخت ہی۔ صرف تیس فیٹ بلند اور ۲۵ و ۱۵ فیٹ چوڑی ہی۔ یہ فصیلیں کچی اینٹوں کی ہیں اور اسطرح بنائی گئی ہیں کہ دو دیواریں بناکر خالی جگہ میں مٹی اور ملبہ بھر دیا گیا ہے۔ دروازوں کے قریب برج اور گڑھیاں بنی ہوئی ہیں۔ مگر موجودہ توپوں کے سامنے اونکی عمارت بھی زیادہ دیر نہیں ٹھہر سکتی۔ دونوں شہروں میں جابجا وسیع کھیت۔ باغ اور ویران قطعات موجود ہیں۔ آبادی آٹھ لاکھ سے زیادہ نہیں۔ اجنبی سفراء کے مکان تاتاری شہر میں شاہی شہر کے جنوب مشرق میں مشترک فصیل کے متوازی ہیں۔ اکثر یورپین تاجر اور صراف بھی اسی محلہ میں رہتے ہین۔ سفراء کے مکانات ایکدوسری کے متصل نہیں۔ عموماً انکے درمیان تاجروں کے مکانات حایل ہیں۔ سب سے زیادہ وسیع رقبہ انگریزی سفارتخانہ کا ہی۔ جو ڈیڑھ ایکڑ ہی۔

سردیوں میں مانچوریا سی منجمد گوشت شہر میں آتا ہے۔ اور گرمیوں میں زندہ جانور باہر سے لاکر شہر میں ذبح کئے جاتے ہیں۔ شہر کی ہیئت مجموعی اس نقشہ سے واضح ہوجائیگی۔ لیکن دنیا بھر میں غلیظ ترین شہر سمجھا گیا ہی +

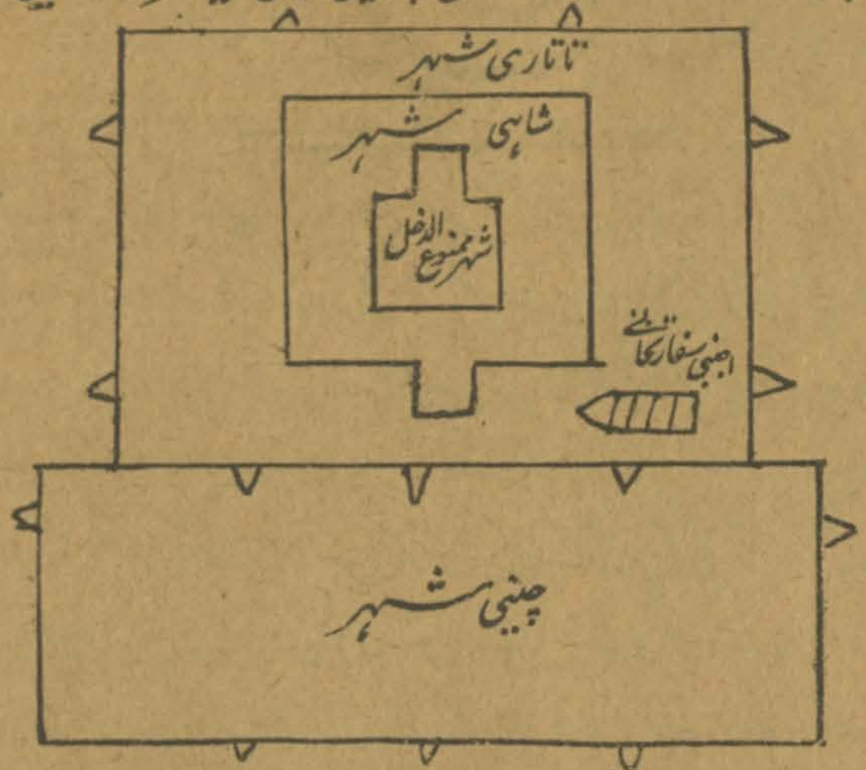

فلسطین کے دریا اردن سی دو لاکھ پونڈ کے خرچ سے نہر نکالنی کی تجویز ہے۔ یہ نہر ایک لاکھ فدان (ایک فدان = ایک ہزار دو نم۔ فدان۔ ایکڑ سے کچھ بڑا ہوتا ہی) علاقہ کی آبپاشی کریگی۔ جو باوجود زرخیز ہونیکی پانی نہ ہونیکی وجہ سی غیر آباد پڑا ہے۔ سیراب ہوجانے پر گورنمنٹ کو یقیناً فی فدان دو پونڈ سالانہ محاصل کی آمدنی ہوگی۔ بیت المقدس کی قریب جو جرمن کا شتکار آباد ہیں۔ اونہوں نے درخواست کی ہے کہ تشخیص معاملہ کے متعلق اونسی بھی وہی برتاؤ کیا جائے جو یافا کے جرمن آبادکاروں سی مرعی رکھا گیا ہی۔ حکومت سنیہ نے اونکی زیر کاشت اراضیات کی مقدار ورقبہ دریافت کیا ہے۔ قدیم باشندگان علاقہ نے بھی درخواست کی ہی کہ اگر جرمنون کی مدد عوایت منظور ہو۔ تو اونسی مقدم ہمارا حق ہے۔ ہمسے بھی ایسا برتاؤ کیا جائے +

سلطان المعظم کی خدمت میں نقری جوبیلی کے موقعہ پر مقامی مصنوعات کی قسم کے نفیس ترین ہدایا پیش کرنیکی تحریک سلطنت کے ہر قصبہ وشہر میں پھیلگئی ہی۔ مصر میں اولیا رحمت اور غیور مسلمین یہ تجویز کررہے ہیں کہ کسی مصنوعی تحفہ کی بجای اس مبارک وسعید موقعہ پر کل مصری قوم کیطرف سے دمشق مکہ ریلوے کے لئے ایک معقول نقد رقم حضور ممدوح کی خدمت میں پیش کیجائے۔ اکثر نے اس تجویز سے اتفاق کیا ہی۔ اور غالب قیاس ہے کہ اسی پر عملدرآمد ہوگا۔ امید ہی کہ ہندوستان کے مسلمان بھی مصری بھائیوں کی تجویز کو ترجیح دینگے +

خدیو کی حرم محترم وسط جون میں آسٹریا کے بندر ٹریسٹ سی قسطنطنیہ پہونچیں۔ اور قصر سلطانی کے قریب ایک سرکاری محل میں فروکش ہوئیں۔ خدیو سیاحت یورپ سے واپس آتے ہوئے جشن جوبیلی کے موقعہ پر قسطنطنیہ پہونچینگے۔ +

سرویا اور رومانیا سے آنے والے تجارتی سامان پر سلطنت عثمانیہ میں ۱۲ جون سی جدید عنوانشرح کے مطابق محصول درآمد وصول ہونا شروع ہوگیا ہے۔ بلگیریا کو اس سی مستثنے رکھا گیا ہے۔ اوس کی تعیین شرح کرنیکے لئے ایک کمیشن مقرر کیگئی ہے۔ +

ایران کے صوبہ آذربائیجان کے مقام ارومیاد لکشا کے جرمن یتیم خانہ کے کچھ حصہ کو بتاریخ یکم مئی کردون نے لوٹ لیا۔ مگر مقامی حکام اور ہمسایہ باشندون کے فی الفور مدد کو پہونچ جانے سے زیادہ نقصان نہ پہونچاسکے۔ چند دنوں میں تقریباً کل ملزم پکڑ لئے گئے۔ +

فرانس نے بتاریخ ۲۶ مئی البحیریا کے جنوب میں مراکو کا ایک اور نخلستان گورارا پر قبضہ کرلیا ہی۔ اسمین ۲۵ لاکھ درخت خرما کے ہیں اور اسی ہزار کی آبادی ہی۔ باشندے پہلے مقابلہ پر تیار ہوئے۔ مگر بعد میں اپنی طاقت ضعیف دیکھکر بلا مقابلہ مطیع ہوگئے +

قسطنطنیہ کے توپخانہ عامرہ میں شروع سال سی ابتک تین سو تین توپین تیار ہوئی ہیں +

مجوزہ یونیورسٹی قسطنطنیہ میں جدید علوم وفنون بالخصوص مالی۔ تجارتی۔ اور سیاست مدن کے متعلقہ جمیع علوم کی مکمل تعلیم کے علاوہ۔ قدیم چغتائی۔ چینی۔ سریانی۔ عبرانی۔ قدیم فارسی۔ قدیم عربی۔ سنسکرت زبانوں کی بھی تعلیم دیجائیگی۔ پروفیسر ویمبری غالباً اس دارالعلوم کے پرنسپل مقرر کئے جائینگے +

تازہ خبریں

لندن ۴۔ جولائی۔ محاربہ چین۔ چینی حکومت نے فرمان صادر کر کے باکسروں کو باضابطہ فوج میں بھرتی کر لیا ہے۔ اور صوبوں کی افواج کو جنبیوں کے اخراج کا حکم دیا ہے۔ چینی افواج پیرٹینٹسن پر حملہ کر رہی ہیں۔ اونکے مورچے فصیل شہر کے بالکل متصل پہونچگئے ہیں۔ حالت نہایت نازک ہے۔ روسی و انگریزی امیر البحروں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اگر ٹینٹسن پر قبضہ رکھنا ممکن نہوا۔ تو بہر صرف ٹاکو پر قبضہ قائم رکھنے کی کوشش کیجائے گی۔ لیکن اور ٹینٹسن کے درمیان چالیس ہزار چینی فوج ہے۔ محاربہ ٹرانسوال۔ جنرل کلیمنٹس ۲۹۔ جون کو سارا دن لنڈلی کے قریب بویروں سے مشغول بیکار رہا۔ بویررات کو مورچے خالی کر گئے۔

لندن ۵۔ جولائی۔ بغاوت اشانٹی۔ گورنر کوماسی قلعہ سے نکل کر بیس میل بجانب جنوب مغرب بمقام اکوانہتا پہونچگیا ہے۔ اور ساحل کو جارہا ہے۔ محاصرین کی صفیں چیر تے وقت کئی ضایع ہوئے۔ باقیماندہ فوج کو غالباً دس دن میں کوماسی کمک پہونچ جائیگی

لندن ۶۔ جولائی۔ محاربہ چین۔ تین مفرور جنبیوں کا بیان ہے کہ ایک ہزار اجنبی انگریزی سفارت میں جمع ہو کر جبتک انکو پاس سامان حرب رہا مقابلہ کرتے رہے۔ کارتوس کے ختم ہوجانے پر جنبیوں نے سفارتخانہ کو جلادیا۔ اور سب اجنبیوں کو قتل کر دیا۔ خبر ہے۔ کہ قیصر اور قیصرہ چین رہر سے ہار ڈالے گئے ہیں۔ ٹینٹسن کی چینی حصہ سے متواتر گولیاں برستے رہنے سے تنگ آکر اجنبی افواج نے ۳۰ جون کو اسپر حملہ کیا۔ اور چھ گھنٹوں تک لڑائی جاری رہی (ٹینٹسن کی آبادی دس لاکھ ہے اسلحہ خانہ کے علاوہ وہاں ایک مغربی کالج بھی ہے جسکی میعاد تعلیم پانچ برس ہے۔ اور ہر سال ساٹھ شرفا کے لڑکے اوسمیں داخل کئے جاتے ہیں۔ دو انگریزی۔ ایک روسی اور ایک جرمن بنک کی وہاں شاخیں موجود ہیں۔ سالانہ بارہ کرور روپیہ کی تجارت درآمد برآمد ہوتی ہے۔ کل سلطنت میں سات بڑے اسلحہ خانہ ہیں۔ جنمیں سے ایک ٹینٹسن میں ہے۔ اسکے ساتھ ایک ٹکسال بھی ہے۔ جسمیں یومیہ تیس ہزار ڈالر مضروب ہو سکتے ہیں۔ (وکیل) فرانس کا سپہ سالار بایں حیثیت کہ وزیر جنگ بلا مشورہ سٹاف کی آسامیوں کو پر کرتا ہے مستعفی ہوگیا ہے۔ اسکا نام جنرل جامونٹ ہے۔ جسکی جگہ بروگیر مقرر ہوا ہے۔ ٹائمز سکاٹ نے ٹائمز کو لکھا ہے۔ کہ خدیو انگریزی خاطر و مدارات سے بہت خوش ہوئے ہیں۔ انہوں نے مجھ سے ذکر کیا ہے۔ کہ اگر مذہب میں مداخلت نہ کیجائے۔ اور مذہبی انتظام وصیغہ میں مسلمان علماء سے مشورہ کرنے کے بعد ہی کوئی اصلاح کیجائے تو انگلستان اور مصر میں کبھی بگاڑ نہ ہوگا۔

لندن ۸ جولائی۔ محاربہ چین۔ شمالی چین میں برسات کا موسم شروع ہوگیا ہے جسکی وجہ سے متفقہ افواج غالباً ستمبر سے پہلے پیکن کیطرف نہیں بڑھ سکینگی۔ ٹائمز دریافت کرتا ہے کہ کیوں نہیں دل جاپان کو اطمینان دلاتیں کہ اسکی خدمات کا خیال رکھا جائیگا۔ اس اطمینان دلائے جانے پر وہ فی الفور اپنی فوجیں چین کو روانہ کردیگا۔ وہ ۱۵ ہزار فوج بھیج چکا ہے۔ اور تیس ہزار فوج اسکے پاس روانگی کے لئے بالکل تیار ہے۔ پارلیمنٹ میں نائب وزیر خارجیہ نے کہا کہ پیکن کو فوج بھیجنے کے متعلق جو مراسلہ ہمنے جاپان کو بھیجا ہے۔ اسکے جواب کے موصول ہونے میں ساعت دو ساعت کا وقفہ ہے۔ انگریزی گورنمنٹ نے چینی سفیر متعینہ لندن سے درخواست کی ہے۔ کہ وہ چینی گورنمنٹ کو اطلاع کردے کہ اگر کسی یورپین کو کچھ ضرر پہونچا۔ تو چینی وزراء اور حکمران بذاتھم ذمہ دار سمجھے جائیں گے۔ سفیر مذکور سے یہہ اطلاع کل چینی گورنروں کو بھی بھیجنے کی استدعا کیگئی ہے۔ فساد کا سواد چیفو تک پھیلگیا ہے۔ اور امریکن امیر البحر امریکن رعایا کو وہاں سے نکال لینے کا انتظام کر رہا ہے۔ انگلستان نے جرمنی کو ایما کیا کہ وہ روس کو چین میں امن قائم کرنے کا کام جاپان کے سپرد کرنے کی تجویز سے اتفاق کر لینے کی ترغیب دے۔ جرمنی نے انکا کردیا ہے۔ وجہ یہ لکھی ہے کہ مبادا ایسے مشورہ سے جرمنی و روس کے تعلقات بگڑ جائیں۔ شاہی انجینیروں کے دستے ۱۲۔ کو ہانگ کانگ سے دی ہائی دی جائیں گے۔ محاربہ ٹرانسوال۔ سنی کال اور ون برگ کے درمیانی علاقہ میں یومیہ بویروں کی متفرق جماعتیں اطاعت قبول کر رہی ہیں۔ لیکن ابھی تک جنگ کنندگان کی مختلف جماعتیں بھی چاروں طرف گشت کر رہی ہیں۔ بویروں نے ۴۔ کو بوقت نصف شب فکسبرگ پر قابض ہونے کی جانگداز کوشش کی۔ مگر چند گھنٹوں کی سخت لڑائی کے بعد پسپا کر دیئے گئے۔ سنی کال کی قریب بھی لڑائی ہوئی۔ جنرل کلری اور ہارٹ مقام ولاک فونٹین میں ایکدوسرے سے مل گئے ہیں۔ طبی بد انتظامی کی شکایت کی تحقیقات کے لئے گورنمنٹ نے ایک کمیٹی مقرر کی ہے۔ بغاوت اشانٹی۔ گورنر ہاگسن ۶ سو دیسی سپاہ لیکر ۲۳۔ جون کو کوماسی سے باہر نکلا۔ اور کپتان بشوپ کو ایک سو سپاہی دیکر قلعہ میں چھوڑ آیا۔ انکے پاس ۱۵ جولائی تک خوراک ہے۔ کرنیل وِلکاک نے ۱۰ ستمبر تک کمک لیکر پہونچ جانیکا ذمہ لیا ہے۔ کرنیل مذکور نے یکم کو مقام دمپاسی اشانٹیوں کی جماعت کثیر کو اچانک حملہ آور ہو کر منتشر کیا۔ اور بندوقوں اور سامان حرب کی کچھ مقدار حاصل کی۔ گورنر کا بہت کم نقصان ہوا۔ شہزادہ ویلز بمقام بسلاز گولی چلانیوالا ملزم کو عدالت نے بدیں بحجت کہ وہ اپنے افعال کا ذمہ دار نہیں تھا بری کر دیا ہے۔

لندن ۸۔ جولائی۔ محاربہ چین۔ جاپان ایک اور ڈویژن فوج بھیجنے والا ہے۔ جس سے اسکی روانہ شدہ فوج کی جمعیت ۲۲ ہزار کی ہوجائیگی۔ انگریزی گورنمنٹ نے جاپان کو یقین دلایا ہے کہ اگر اسنے کثیر فوج ٹاکو بھیجدی تو سب دل خوش ہونگی اور کوئی طاقت اعتراض نہیں کریگی۔ اسکے متعلق ابھی تک نامہ و پیام ہو رہا ہے۔ جاپانی سفیر مہاشی لندن پہونچگیا ہے۔ جرمن قیصر نے اعلان دیا ہے۔ کہ وہ ہر یورپین کے لئے جسے پیکن سے کوئی سلامت نکال لائے۔ بچانیوالے کو ایک ہزار ٹیل انعام دیگا۔ (ایک ٹیل دو روپیہ کے برابر ہوتا ہے۔ وکیل)۔ امریکن قونصل شنگہائی سے اطلاع دیتا ہے۔ کہ بغاوت پھیل رہی ہے۔ اگر متفقہ افواج کو شمال میں غلبہ حاصل نہ ہوا۔ تو وہ وسط اور جنوب میں بھی پھیل جائیگی اور کل اجنبی قتل کر دیئے جائینگے۔ اوس نے ظاہر کیا ہے۔ کہ دول کا منشا چین کی تقسیم نہیں۔ بلکہ قیام امن اور آئندہ کے امن کے لئے معقول ضمانتیں لینا ہے۔ ٹاکو میں امیر البحر باتفاق عمل پیرا ہیں۔ لیکن انگریزی اخبارات اُن مشکلات سے خفا ہو رہے ہیں۔ جو جاپان کے راستہ میں فوج بھیجنے کے متعلق ڈالی جارہی ہیں۔ یورپین فوج کو ٹینٹسن کے اسلحہ خانہ میں تین کروڑ روپیہ مالیت کے جدید اسلحہ مع سامان حرب ملے۔ جو بیکار کر دیئے گئے۔ ٹینٹسن کے گرد ہزاروں چینی لاشیں پڑی ہیں۔ اور دریا بھی لاشوں سے پٹا ہوا ہے۔ امیر البحر سیمور ایک گولی سے خفیف زخمی ہوئے۔ اوس نے تاریخ ۲۷۔ جون جاپان کو اطلاع دی کہ اوسے روس کیطرف سے یورپینوں کی مدد کے لئے پیکن فوج بھیجنے کی کامل اجازت ہے۔ برٹش گورنمنٹ نے آسٹریلیا کی پیش کردہ بحری کمک کو بشکریہ قبول کیا ہے۔ جو فوجیں ٹاکو پہونچ رہی ہیں۔ انکو خشکی پر اترنے میں بڑی دقتیں پیش آرہی ہیں۔ لی ہنگ چنگ اور دیگر گورنروں نے جدید تاکیدی اعلان شائع کئے ہیں۔ کہ مقامی حکام اجنبیوں کی حفاظت اور باکسروں کی سرکوبی کے ذمہ وار ہیں۔ انگریزی قونصل شنگہائی سے خبر دیتا ہے۔ کہ ۳۔ جولائی تک دو سفارتخانے پیکن میں سلامت تھے۔ اور دو ہزار چینی سپاہ سفراء کے مقابلہ میں ہلاک ہو چکی تھی۔ باکسروں کا بیان ہے کہ انکی تاثیر اور غیبی طاقت مفقود ہوگئی ہے۔ بنابریں وہ سفارتخانوں پر اب حملہ کرنیسے جھجکتے ہیں۔ اگر سفراء کے پاس رسد اور سامان حرب موجود رہا تو وہ برابر مقابلہ کرتے رہیں گے۔ جاپانی افواج فی الفور چین کو روانہ ہونیوالی ہیں۔ جو اونسیوقت پیکن کو روانہ ہوجائینگی قیاس ہے۔ کہ قیام امن کے لئے ایک لاکھ فوج درکار ہوگی۔ جاپان فوج بھیجنے سے پہلے غالباً دول سے چند شرائط کریگا۔ چیفو میں بھی اجنبیوں کی سلامتی کا خطرہ ہوگیا ہے۔ کئی اجنبی جنگی جہاز بندرگاہ میں موجود ہیں مگر چیفو کے چینی قلعے شہر کو بہت نقصان پہونچا سکتے ہیں۔ محاربہ ٹرانسوال۔ جنرل پگیٹ نے ۳۰ جولائی کو دشمن کو ایک مضبوط موقعہ سے بیت الحم کیطرف پسپا کیا۔ جس مقام کو پریسیڈنٹ سٹین نے اپنا صدر مقام مشتہر کیا ہے۔ نٹال اور پریٹوریا کے درمیان ریلوے لائن بالکل درست ہوگئی ہے۔ جنرل بلر پریٹوریا پہونچگئے ہیں۔ بویروں نے آٹھ سو انگریز قیدی سرحد نٹال کی طرف جاکر چھوڑ دیئے ہیں۔ جو لیڈی سمتھ کو جارہے ہیں۔ انمیں افسر کوئی نہیں۔

لندن ۹ و ۱۰ جولائی۔ محاربہ چین۔ کانٹن میں امن ہے۔ چینیوں کا بیان ہے کہ اگر لی ہنگ چنگ وہاں تو بالکل فساد نہیں ہوگا۔ سنگہائی کے اجنبی مشوش ہو رہے ہیں۔ کل دارو علاء صوبہ والیسرائے

دوزبانہ اخبار پریس مرتسر میں منشی فاضل شیخ غلام محمد سپرنٹنڈنٹ مطبع کے اہتمام سے چھپا

فضل الٰہی بیکار خانہ ۱۸۷۷ء سے جاری ہے

دو یہ شربتیہ تا حصول صحت دی جاتی ہیں

جوارش

اس کا مصفی خون دماغ اعصاب

قیمت شیشی خورد (عہ) کلاں (عہ)

یہ مرکب امراض ذیل کے واسطے نہایت ہی مفید ہے آشک (خواہ کیسا ہی سخت ہو) خارش - درد گنٹھیہ - پھوڑا - پھنسی - سوراخ حلق ضعف معدہ ورد اعضاء (جو گشتہ پارہ وغیرہ کے استعمال سے عارض ہو) - فساد خون - داد - بدھ - خارش - چہرہ یا بدن کا سیاہ ہو جانا وغیرہ - اس میں ایسے اجزاء شامل ہیں جو صفراوی اور سوداوی طبیعت والوں کے لئے یکساں مفید پڑتے ہیں - اور لطف یہ کہ خوش ذائقہ ہے - ولائت کے تیار شدہ عرق تخشبہ کی نسبت جو عام سوداگروں کی دوکانوں پر فروخت ہوتا ہے قیمت میں ارزاں اور فائدہ میں زیادہ - اگر اس کے استعمال سے قبض کی شکائت ہو تو حب قبض کشا (جو فیہکس ۱۲ ر ہے) کا استعمال اسکے دفیعہ کے لئے ضروری ہے *

شیشی خورد (عہ) کلاں (عہ)

عرق تخشبہ

حب قبض کشا

عرق کافور تیشیشی

روغن بادیاں

کونین

روغن الائچی

روغن دارچینی

روغن زیتون

کشتہ فولاد

پیپرمنٹ آئیل

روغن لونگ

ست لیموں

ست اجوائن

جواہر مہرہ

روغن گاؤزبان

روغن بنفشہ

روغن بید مشک

روغن بادام

روغن بید مشک

روغن بادام

روغن گل

روغن چنبیلی

روغن کاہو

روغن کاہو

روغن کاہو

سلطنت خلافت عظمیٰ عثمانیہ اور ممالک و بلاد امیہ کی متعلق چند اخبار اور کتابیں جسپ سفید

آربست سالہ عہد حکومت خلیفۃ المسلمین اعلیٰ حضرت سلطان عبدالحمید خان ثانی الغازی خلد اللہ ملکہ جسمیں شہنشاہ روم کے عہد حکومت کے بست سالہ حالات بڑی وضاحت اور عمدگی سے درج کئی گئی ہیں یہ کتاب بوجہ علم پسند اور دلچسپ ہونے کے کئی دفعہ چھپ کر ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو چکی ہے۔ اردو زبان کی کتابوں میں اس بات کا فخر صرف یہی کتاب کر سکتی ہے کہ اسے خلیفۃ المسلمین کے ملاحظہ سے گذرنیکی سعادت اور نیز یہ شرف حاصل ہوا کہ ذات قدسی صفات حضرت شہنشاہی نے اسکا ترکی میں ترجمہ کئے جانیکا ایما فرمایا حجم چھ سو صفحہ۔ طبع چہارم۔ قیمت فی جلد ڈھائی روپیہ (ع ۸ ر)۔

۲۔ مفروضہ مظالم آرمینیا } اسمیں عالی دماغ اور فاضل مولف نے معاملات متعلقہ ترکی اور مسئلہ آرمینیا کے مختلف پہلوؤں پر بدلائل شایستہ و براہین بایستہ بحث کی ہے تمام اصحاب نے جنہوں نے اس کتاب کے مضامین کو پڑھا ہے۔ نہایت زور سے اس کتاب کے جامع اور بسیط ہونے کی تعریف کی ہے۔ اردو زبان میں ایسی جامع کتاب جو روم اور یورپ کے تعلقات کو متعلق حالات سے کامل آگاہی دے سکے ابتک کہیں تالیف نہیں ہوئی عہد نامہ سینسٹیفانو۔ خطوط نیولین بوناپارٹ۔ تقریر گلیڈسٹون وغیرہ کے علاوہ خلافت مآب کی تصویر بھی دیگئی ہے۔ یہ فخر اسی کتاب کو حاصل ہے۔ کہ مسئلہ آرمینیا کے تصفیہ کے متعلق جو قیام ۱۸۹۵ء میں اس کتاب میں ظاہر کئے گئے ہیں۔ وہ درست ثابت ہوئے۔ قیمت ایک روپیہ (ع ۸)۔ (۳) ایضاً بزبان انگریزی۔ قیمت چھ آنہ (۶)۔

۴۔ واقعات روم } یہ کتاب ایک ایماندار امریکن انگریز کی تصنیف ہے جسکو مولوی محمد ثناء اللہ صاحب نے اردو میں ترجمہ کیا ہے۔ اس کتاب میں مجملاً وہ تمام ترقیاں درج ہیں جو موجودہ سلطان کے عہد میں ہوئی ہیں۔ اہل لائق مصنف نے کوئی صیغہ بغیر ذکر کئے نہیں چھوڑا ریلوے کے حال سے شروع کیا ہے اور تمام ضروری محکموں کی کیفیت نہایت وضاحت سے سمجھائی ہے۔ اسمیں فاضل مترجم کے نوٹ اصل کتاب کے لطف کو دوبالا کئے دیتے ہیں۔ اس کتاب کو غور سے پڑھنے والا ایسا محو ہو جاتا ہے۔ کہ گویا وہ خود ٹرکی میں بیٹھا ہوا ہر صیغہ اور محکمہ کی پڑتال کر رہا ہے قیمت فی جلد ۱۲ر

۵۔ ٹرکی کی موجودہ حالت اور اسکی جاگذار ریاستیں } اس رسالہ میں ٹرکی۔ بصرہ۔ نہر سویز۔ ٹیونس۔ بلغاریہ۔ بوسینا۔ ہرزیگوینا۔ سائموس اور قبرس کے تمدن۔ تجارت۔ بری و بحری طاقت۔ تعلیم۔ ریلوے۔ قرضجات۔ قومی صنعت و حرفت۔ زراعت۔ مردم شماری۔ رقبہ۔ طرز و آئین حکومت اور موجودہ پولٹیکل حالت پر بحث کیگئی ہے جامع کتاب ہے۔ قیمت صرف یک روپیہ (ع ۸)

۶۔ تاریخ خاندان عثمانیہ } اس کتاب میں صرف خاندان عثمانیہ کے حالات پر ہی کفایت نہیں کی ہے بلکہ ضمناً کئی دیگر اسلامی سلطنتوں کے تنزل و بربادی کے حالات و واقعات اور اسباب یورپین پالیسی اور مشرقی مسئلہ پر بھی مفصل بحث کرنے کے ساتھ ہی ان ضروری اوصاف و خوبیوں کی توضیح کیگئی ہے جنکے بغیر کوئی قوم متقدر اور زندہ قوم نہیں رہ سکتی۔ یقین ہے۔ کہ تاریخ بالخصوص اسلامی تاریخ سے دلچسپی پیدا کرنے اور دول یورپ اور اسلامی طاقتوں کے موجودہ و سابقہ تعلقات کے اسرار کو معلوم کرنے کے شائقین اس بسیط کتاب کا مطالعہ فائدہ سے خالی نہیں پائیں گے۔ آجتک اردو میں کوئی ایسی کتاب شائع نہیں ہوئی تھی جسمیں مسلمانوں کی اس واحد مقتدر سلطنت کے حالات جو کئی صدیوں سے اسلام کی پولٹیکل طاقت کو قائم رکھنے کا کام دے رہی ہے! ایسی شرح و بسط سے جدید تاریخی اصول پر لکھے گئے ہوں۔ اس کتاب کی دو جلدیں ہیں۔ جلد اول میں ابتدائی خاندان سے سلطان محمد چہارم کے عہد تک کے حالات ہیں۔ قیمت ع ۸ر۔ اور دوسری جلد میں سلطان سلیمان ثانی ۱۶۶۷ء سے لیکر جلالت مآب سلطان عبدالحمید خان ثانی شہنشاہ حال کی تخت نشینی تک کے مفصل حالات قلمبند کئے گئے ہیں جسکی قیمت ع ۸ر ہے قیمت ہر دو حصہ (للہ)

۷۔ محاربات پلیونا } یہ کتاب ایک انگریز نوجوان نے جو ۱۸۷۷ء میں سترہ برس کی عمر میں بطور والنٹیر عساکر عثمانیہ میں داخل ہو کر غازی عثمان پاشا شیر پلیونا کے ماتحت پلیونا کے قیامت تک یاد رہنے والے قیامت خیز معرکوں میں شریک رہا تھا ۱۸۹۵ء میں بزبان انگریزی تحریر کی تھی۔ اس کتاب کا ترجمہ اپنے ملک کو ان معرکوں کے مفصل حالات سے آگاہ کرنے کے لئے اردو زبان میں کیا گیا ہے۔ اور حسب ضرورت جابجا حواشی بھی شامل کر دیئے گئے ہیں۔ مزید برآں پلیونا کے چاروں محاربوں کے رنگین نقشے بھی دیدیئے گئے ہیں۔ فوجی اصحاب کو اس کتاب کا مطالعہ اپنے بورڈ بشن اور فوجی علم و فنون میں کامل مہارت کرنے کے لئے نہایت مفید ثابت ہوگا چنانچہ انگریزی کتاب کو اکثر لحاظ سے تمام فوجی مبصرین نے قابل سند قرار دیا ہے اور یہی رائے چند دن ہوئے اخبار پاد تیسر نے ظاہر کی ہے عام شایقین کو اسکے مطالعہ سے جدال و قتال اور فن معرکہ آرائی کے موجودہ اصول و فروع اور طریق مدافعت و فوج کشی وغیرہ کے متعلق عام و تفصیت ہوگی۔ جو انہیں محاربہ کے حالات سمجھنے میں بہت مدد دیگی محاربات تھسلی کی نسبت بھی جو تاریخی لحاظ سے دلچسپ معلومات دینے کے علاوہ ایک اعلیٰ پایہ کے جرمن فوجی افسر کی تحریر پر بھی مشتمل ہے یہ ریمارک بالکل درست ثابت ہوگا۔ کتاب کے تین حصے ہیں قیمت فی حصہ ع ۱ر

۸۔ محاربات تھسلی } مکمل تاریخ جنگ روم و یونان جسمیں ایک جرمن سٹاف افسر کی تاریخ کا زار روم و یونان اور ترکوں کے مشہور خیر خواہ اور صادق دوست سر اسمیتھ آرلڈ صاحب ممبر پارلیمنٹ انگلستان کی کتاب ہوکر ہائے تھسلی کا پورا ترجمہ دینے کے علاوہ مولف نے جابجا اپنی ذاتی واقفیت سے حواشی اور ضمیمے ایزاد کر دیئے ہیں اور کئی اور مضمون بھی جو محاربات سے متعلق ہیں شرح و بسط کے ساتھ شامل کر دیئے گئے ہیں۔ مضمون ایسا مسلسل اور سلیس ہے۔ کہ پڑھنے والا میدان جنگ کا سماں دیکھ رہا ہے۔ ترکی پاشاؤں اور جلیل القدر افسروں کی تصویریں اور متعدد نقشے بھی کتاب میں درج کر دیئے گئے ہیں۔ ۱۸۹۷ء کے محاربات سوڈان و مصر اور ۱۸۹۷ء کے سرحدی محاربات تیراہ و مہمند و نکا حال بھی ضمناً لکھا گیا ہے۔ حجم ایک ہزار صفحہ۔ کتاب کے تین حصے ہیں۔ قیمت فی حصہ ۵ر

۹۔ حالات استنبول قسطنطنیہ } اس کتاب میں اسلامی دارالخلافہ کی گذشتہ تاریخ دینے کے بعد شہر کی موجودہ کیفیت وہاں کی پبلک عمارات اور شاہی محلات و تفریح سینری اور منظر اور ترکوں کی موجودہ طرز معاشرت اور خلقی اوصاف اور سلطان المعظم کے شاہانہ درباروں اور محاسن حمیدہ و علم پروری۔ خوش اخلاقی۔ مہمان نوازی وغیرہ کا اوصاف جمیلہ و حمیدہ کا بالتفصیل ذکر کیا گیا ہے۔ اور ضمناً آرمینیوں کی طبعی خباثت بھی واضح کر دیگئی ہے اس کتاب میں انگلستان کے مشہور سیاح اور مورخ مسٹر مورین کرافورد اور لیڈی میکسو ملر صاحبہ کی کتابوں کا ترجمہ دینے کے علاوہ کیبن ایڈسنڈ الیڈ سر لیڈی روڈ کرلیسی اور دیگر مستند یورپین اور ٹرکی مؤلفین کی کتابوں سے مدد لیگئی ہے۔ قیمت ایک روپیہ (للہ)۔

۱۰۔ ترکی زبان سیکھنے کی کتاب } جسکے مطالعہ سے وہ شخص جو تھوڑی بہت انگریزی میں کتابت ترکی زبان تھوڑے عرصہ میں آسانی سیکھ سکتا ہے مطبوعہ استنبول قیمت ۶ر

۱۱۔ رسم سلامک۔ اعلیٰ حضرت امیر المومنین خادم حرمین شریفین سلطان عبدالحمید خان ثانی الغازی ہر جمعہ کو نماز دوگانہ ادا فرمانے کے لئے بجلوس شاہانہ محل ہمایوں سے جامع حمیدیہ کو تشریف لیجانے کی تصویر موٹی ڈمی کاغذ پر ۲۰۔ لمبی ۱۸۔ انچہ چوڑی (۴ر)۔

المشتہر منیجر اخبار وکیل امرتسر

روز بازار پریس امرتسر میں منشی فاضل شیخ غلام محمد سپرنٹنڈنٹ مطبع کے اہتمام سے چھپا